من مسافر
قانتہ خدیجہ

Book : Maan Musafir

Author : Qanita Khadija

Genre : Cousin Marriage Based, Romantic Novel

NOVEL IN URDU

من مسافر

قانتہ خدیجہ

میرے سپنوں کی رانی کب آئے گی تو

آئی رت مستانی کب آئے گی تو

بیتی جائے زندگانی کب آئے گی تو

چلی آتو، چلی آ

NOVEL IN URDU

مین گیٹ پر نظریں ٹکائے وہ کب سے انتظار میں کھڑے تھے۔ شدید گرمی نے ان معصوموں کے چہرے جھلسا دیے تھے۔۔۔ اور انہیں اپنے ہینڈسم چہروں کی بے حد فکر تھی۔۔۔ مگر وقت تو ظالم بنا بیٹھا تھا۔۔

ایک آدھ غصیلی نظر وہ اس پر بھی ڈال لیتے جس کی وجہ سے وہ یہاں پاگلوں کی طرح آدھے گھنٹے سے کھڑے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ وہ سب سے بے نیاز سیگرٹ سلگائے مزے سے کش لگارہا تھا

"یار!!!! کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔اتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔۔اب تک ایک بھی۔۔۔۔۔ میرا مطلب ایک بھی حجابی لڑکی یہاں۔۔۔۔۔۔اس گیٹ سے نہیں گزری۔۔۔۔۔۔ حد ہے یار" علی جھنجھلائے بولا

"یار میں تو کہتا ہوں چھوڑو اس بیکار سی شرط کو۔۔۔۔۔ بھاڑ میں جھونکو۔۔۔۔ عبداللہ معافی مانگ لے گا آمنہ سے۔۔۔۔۔۔ چھوڑو یہ شرط" شام التجائی انداز میں بولا

"ہر گز نہیں!!" عبداللہ اور علی دونوں بیک وقت چیخیں

دونوں نے ایک دوسرے کو زبردست گھوری سے نوازہ اور دونوں اپنے اپنے مشغلے میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔ عبداللہ سیگرٹ پینے میں علی گیٹ کو گھورنے میں

"آگئی!!!!" یکدم علی پرجوش سا چلایا جبکہ عبداللہ نے اسے ناگواری سے دیکھا اور پھر نظریں گیٹ کی طرف گھمائی جہاں حجاب میں موجود وہ معصوم چہرہ نظریں جھکائے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھ گیا

"شکر ہے مل گئی ورنہ مجھے تو لگا تھا کہ آج ان حجابی لڑکیوں نے سٹرائک کرر کھی ہے" علی شکر مناتے بولا

"مگر یار یہ تو ہالا ہے" شام پریشان لہجے میں بولا

"تو؟" علی نے آنکھیں گھمائی

"علی وہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی سب سے سنجیدہ اور لڑکوں سے دوری بنائے رکھنے والی لڑکی ہے۔۔۔۔ میں تو کہتا ہوں اسے ان سب میں مت گھسیٹوں" شام نے امید بھری نظروں سے عبداللہ کو دیکھا

”شرط ، شرط ہوتی ہے احتشام صاحب۔۔۔۔ اور اب اگر عبداللہ پیچھے ہٹ گیا تو جیت میری ہو گی۔۔۔۔ اور یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ سب لڑکیاں ایک جیسی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ تو پھر کہوں عبداللہ مانتے ہوں ہار اپنی“ علی عبداللہ کی طرف جتاتی نظروں سے دیکھتے بولا

”ہر گز نہیں !!“ اپنی تیسری سیگرٹ جلاتے وہ نفی میں سر ہلائے بولا کیونکہ بات نہ صرف اس کے جھوٹا ہونے پر چلی جانی تھی مگر اسکی عزت۔۔۔ ایک لڑکی سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگنے اور اب جان سے پیاری ہیوی بائیک کی بھی تھی

ہوا کچھ یوں تھا کہ عبداللہ، علی اور احتشام تینوں کا گروپ یونی کے پہلے دن ہی بن گیا تھا اور اب دوستی پختہ ہو گئی تھی

عبداللہ ان لوگوں میں سے تھا جنہیں محبت پر یقین نہیں۔۔۔ اسکے نزدیک بھلا یہ کیسی محبت ہوئی جس میں ایک لڑکی کو لڑکے کی امیری دیکھ کر۔۔۔۔۔ اور لڑکے کو لڑکی کی خوبصورتی دیکھ کر اس سے محبت ہوئی ہوں۔۔۔۔ اور ایسی محبت کا کیا فائدہ جس کو آخر میں ابا نہیں مان رہے یا اماں نہیں مان رہی کہہ کر دفن کر دیا جائے اور وہ جس کے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی جاتی تھی اسکے بغیر مزے سے زندگی گزار رہے ہوں۔۔۔۔ تو عبداللہ کے نزدیک محبت کا کوئی وجود نہیں تھا۔۔۔۔۔ اسے ایسی لڑکیوں سے سخت نفرت تھی جو ویسے تو ماں باپ کی عزت کا رونا روتی رہے اور پھر محبت۔۔۔۔ مطلب کے عبداللہ کی نظر میں کسی بھی لڑکے سے افئیر چلائے۔۔۔ اسکے نزدیک تمام لڑکیاں ایک سی تھی۔۔۔ انہیں بس پیسے سے مطلب ہوتا ہے۔۔۔ جہاں پیسہ زیادہ وہی انکی محبت۔۔۔ ایسا نہیں تھا کہ یہ نفرت خودساختہ تھی بلکہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ تھی

اور وہ وجہ تھی عبداللہ کے محلے میں رہنے والی اسکی باجی جن سے وہ ٹیوشن پڑھنے جاتا تھا۔۔۔۔ وہ عین اپنی شادی والے دن گھر سے بھاگ گئی تھی کیونکہ جہاں انکی شادی ہورہی تھی وہ لوگ زیادہ امیر نہیں تھے جبکہ وہ لڑکا جس کے ساتھ وہ بھاگی تھی وہ ایک امیر کبیر خاندان کا چشم و چراغ تھا۔۔۔۔ عبداللہ کو تو یقین ہی نہیں آیا کہ اسکی وہ باجی جو ہمیشہ سر پر ڈوبٹا رکھتی۔۔۔ حجاب لیتی وہ ایسا کام کرسکتی تھی

مگر بعد میں نفرت مزید تب بڑھی جب اسکی ایک کلاس فیلو نے اسے گروپ سٹڈی کے نام پر اپنے گھر بلایا اور پھر اس پر ہراساں کرنے کا الزام لگایا۔۔۔۔ وہ تو بھلا ہوں کمرے میں لگے کیمرے کا جو عبداللہ بچ گیا۔۔۔ مگر اب اسے لڑکیوں سے ایک چڑ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔ اور اس کے نزدیک ہر لڑکی اسکی ٹیوشن والی باجی اور اسکی کلاس فیلو سے کم نہیں تھی۔۔۔

جبکہ دوسری جانب علی محبت کا بہت بڑا علمبردار تھا۔۔۔۔ اسکے نزدیک محبت بہت معنی رکھتی تھی۔۔۔۔ وجہ اسکے ماں باپ تھے جن کی شادی محبت کی تھی۔۔۔ اور اس نے آج تک ان میں محبت ہی دیکھی تھی۔۔۔۔ علی کو بھی یوں ہی محبت ہو گئی۔۔۔ وہ انکی ہی جونیر تیسرے سمسٹر کی لڑکی آمنہ تھی جو کہ ہمیشہ حجاب میں رہتی تھی۔۔۔ دونوں میں ملاقاتیں ہوئی اور پھر سلسلہ بڑھتے بڑھتے محبت تک جا پہنچا۔۔۔ مگر مسئلہ آمنہ کے ماں باپ تھے جو کاسٹ سے باہر شادی نہیں کرتے تھے۔۔۔ اسی سلسلے میں علی عبداللہ اور شام کو آمنہ سے ملوانے لایا تھا تاکہ وہ اسکے پیرنٹس کو کنوینس کرسکے۔۔۔ کیونکہ عبداللہ کے ڈیڈ کی کمپنی میں آمنہ کے والد صاحب نوکری کرتے تھے

"تو تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں؟" عبداللہ نے ابرو اچکائے سوال کیا جس پر دونوں نے سر اثبات میں ہلادیا

"تو مس آمنہ مجھے آپ سے کچھ سوالات کرنے ہیں۔۔۔۔اگر آپ مائنڈ نہ کرے" عبداللہ نے پوچھا تو آمنہ نے سر ہلایا

"تمہاری عمر کیا ہے؟" عبداللہ کے سوال پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا

"بیس!!!" آمنہ نے علی کو دیکھتے جواب دیا

"اور تم علی کو کب سے جانتی ہوں؟"

"پچھلے چار مہینے سے"

"تمہیں یہ بات کب پتہ چلی کہ تمہاری اور علی کی کاسٹ الگ ہے؟"

"پہلی ملاقات سے" وہ پھر سے ہچکچا کر بولی۔۔۔۔نجانے کیوں مگر اسے عبداللہ سے ایک ڈر سا لگ رہا تھا

"تو مس آمنہ آپکی عمر بیس سال ہے۔۔۔اور بیس سال کی لڑکی کوئی بچی نہیں ہوتی۔۔۔ تمہیں علی سے ملے چار مہینے ہوئے ہیں۔۔۔۔اور تم پہلی ملاقات سے ہی یہ بات جانتی ہوں کہ تمہاری اور علی کی کاسٹ سیم نہیں اور یہ بھی کہ تمہارے ماں باپ تمہیں مار تو ڈالے گے مگر کبھی تمہاری شادی کاسٹ سے باہر نہیں کرے گے تو کیا سوچ کر تم نے علی سے ملاقاتیں بڑھائی اور پھر پیار و محبت کی داستان چھیڑی؟ آمنہ بی بی پیار محبت کے نام پر امیر لڑکوں سے پیسہ لوٹنے کا ٹرینڈ بہت پرانا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ کچھ نیا ٹرائے کرو۔۔۔۔۔اور ہاں یہ حجاب اوڑھ کر مس معصومہ بننے کی کوشش مت کیا کروں" لفظوں کے تیر چلاتا وہ یہ جا وہ جا۔۔۔۔ جبکہ پیچھے بیٹھی آمنہ کو اپنا آپ زمین میں گڑھتا محسوس ہوا۔۔۔ سہی تو کہہ

رہا تھا وہ اسے معلوم تھا کہ وہ اور علی کبھی ایک نہیں ہو سکتے مگر یہ محبت تھی۔۔۔۔۔۔ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔اس پر کسی کا اختیار نہیں۔۔۔۔ مگر عبداللہ اس سچ سے کوسوں دور تھا

آمنہ کی اتنی زلالت پر عبداللہ اور علی میں ٹھیک ٹھاک جنگ ہوئی تھی جب علی نے عبداللہ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ ایک حجابی لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسائے اور پھر اس سچ کو سب کے سامنے لائے کہ وہ صرف پیسوں کے لیے اس کے ساتھ تھی۔۔۔۔ اگر تو وہ لڑکی صرف پیسوں کے لیے عبداللہ کے ساتھ ہوئی تو علی آمنہ کو چھوڑ دے گا لیکن اگر ایسا کچھ نہیں ہوا تو اسے نا صرف اپنی پیاری ہیوی بائیک علی کو دینا ہو گی بلکہ آمنہ سے معافی بھی مانگنی ہو گی اور اسکی اور آمنہ کی مدد بھی کرنا ہو گی۔۔۔۔۔ عبداللہ نے بھی شرط کو قبول کیا

اب فیصلہ یہ ہوا تھا کہ یونی کے گیٹ سے جو بھی حجابی لڑکی سب سے پہلے اندر انٹر ہو گی عبداللہ کو اسے تین ماہ کے اندر اندر اپنی دولت اور محبت کے جال میں پھانسنا ہے۔۔۔ اسے مہنگے تحفوں سے اپنی طرف راغب کرنا ہے

حجابی لڑکی بھی اسی لیے چنی گئی کیونکہ عبداللہ نے آمنہ کے حجاب کو تنقید کا نشانہ بنایا تھا

اسی لیے وہ آدھے گھنٹے سے فرنٹ گیٹ پر نظریں جمائے کھڑے تھے۔۔۔ جب ہالا جو کہ انکی ہی بیچ میٹ تھی وہ اندر داخل ہوئی

ہالا ایک سلجھی اور اچھی لڑکی تھی اور شام نہیں چاہتا تھا کہ دو دوستوں کی بے جا ضد اور انا میں وہ قربان ہو جائے مگر وہ بھی خاموش رہا۔۔۔۔ لیکن دل سے یہ دعا نکلتی رہی کہ اسے کبھی بھی عبداللہ سے محبت نا ہوں

جبکہ علی بھی اپنی جگہ خوش تھا کیونکہ ہالا کو وہ بہت اچھے سے جانتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ عبداللہ اسے کبھی بھی اپنے جال میں نہیں پھانس سکے گا اور پھر اسے آمنہ سے معافی مانگنا ہو گی

اور تیسری طرف تھا عبداللہ جو اس پل کو کوس رہا تھا جب ہالا اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔۔ کوئی بھی اور لڑکی ہوتی مگر وہ نہیں۔۔۔۔ اسے ہالا ہمیشہ دوسری لڑکیوں سے علیحدہ لگی تھی اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکا احترام کرتا تھا۔۔۔ مگر وہ شرط ہار نہیں سکتا تھا وہ ایک عورت سے معافی۔۔۔۔ وہ بھی ہاتھ جوڑ کر نہیں مانگ سکتا تھا

"آئی ایم سوری ہالا۔۔۔۔ مگر یہ شرط میرے لیے بہت اہم ہے اور اسکو جیتنے کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔ کچھ بھی مطلب، کچھ بھی" خیالوں میں ہالا سے مخاطب ہوئے وہ سیگرٹ کے کش لگانے لگا۔۔۔

جبکہ چوتھی طرف موجود ہالا اپنے آنے والے بھیانک کل سے انجان تھی۔۔۔۔ وہ وجود اپنی زندگی میں آنے والے نئے طوفان سے بے نیاز تھا

....

"ایکسکیوز می ! مس ہالا" لائبریری کی جانب بڑھتی ہالا کو مخاطب کیا گیا۔۔۔ جس نے مڑ کر حیرانگی اور کچھ ناپسندیدگی سے سامنے کھڑے عبداللہ کو دیکھا

"جی؟" اسنے ایک ابرو اچکائے سوال کیا

اسکا انداز ہی ایسا تھا کہ کوئی بھی لڑکا اسے مخاطب کرنے پر جھجکتا

پوری رات عبداللہ نے اسے سوچتے گزاری مگر صبح تک وہ فیصلہ کرچکا تھا کہ وہ اپنی شرط پوری کرے گا۔۔۔ عبداللہ کسی صورت بھی آمنہ سے معافی نہیں مانگ سکتا تھا۔۔ بات اب اسکی مردانگی، اسکی انا کی تھی۔۔۔ اور جب بات انا کی، ایک مرد کی انا کی آجائے تو سب جائز ہوتا ہے۔۔۔ عبداللہ کی نظر میں بھی اس وقت سب جائز تھا۔۔۔ اور پھر پوری رات جاگ کر وہ یہ فیصلہ کرچکا تھا کہ ہالا بھی معصومیت کے لبادھے میں چھپی ایک شاطر لڑکی ہے اور وہ سب کے سامنے اسکی اصلیت لا کر رہے گا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ مجھے آپ کی مدد چاہیے؟" عبداللہ زرا سا ہچکچایا

"کیسی مدد؟" ہالا نہ آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا

"وہ سٹاٹس میں مدد چاہیے۔۔ دراصل میرا میتھس کمزور ہے اور سٹاٹس بھی اچھے سے نہیں کرپاتا۔۔۔ اسی لیے" ہالا کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر وہ بہت مہذب طریقے سے بولا

"تو کیا آپ میری مدد کرے گی؟" اسنے معصوم چہرہ بنائے آس سے پوچھا

"نہیں" لمبی سانس کھینچے ہالا خود کو پر سکون کرتے بولی

"وجہ ؟" عبداللہ کو اس پر غصہ تو آیا مگر ضبط کر گیا

"وجہ ؟۔۔۔ وجہ یہ ہے کہ مجھے سموکرز پسند نہیں خاص طور پر چین سموکرز۔۔۔ اور آپ تو ماشااللہ۔۔۔ اور ویسے بھی میرے نزدیک سیگرٹ پینے والے لوگوں کا کریکٹر کچھ خاص اچھا نہیں ہوتا۔۔۔ پھر چاہے وہ عورت ہوں یا مرد" اسکے سیگرٹ پینے پر ہالا نے چوٹ کی تو عبداللہ تلملا کر رہ گیا

"یہ کوئی بڑی وجہ نہیں کسی کو ناپسند کرنے کی۔۔۔ یا کسی سے نفرت کرنے کی" وہ دانت پیستے بولا

" میرے لیے تو یہ بہت بڑی وجہ ہے۔۔۔۔ جیسے آپ کو حجابیوں سے نفرت ہیں۔۔۔ بلکل اسی طرح مجھے سموکرز سے ہیں۔۔۔۔ جیسے آپ کے نزدیک ہر حجابی لڑکی کردار کی ہلکی ہوتی ہے۔۔ بلکل اسی طرح میرے نزدیک سیگرٹ پینے والے تمام مرد کردار کے ہلکے ہیں۔۔۔ ہوپ سو کہ آپ کو میری بات سمجھ میں آگئی ہو گی" کہتے ہی وہ اندر جانے کو بڑھی جب ایک دم رکی اور عبداللہ کی جانب مڑی

"اور ہاں ایک اور بات۔۔۔ اپنی بے جا انا اور فضول کی شرط میں عورت کا استعمال کرنے والا مرد۔۔۔

میری نظر میں مرد کہلانے کے قابل نہیں۔۔۔ تو آئندہ سے اپنی شرط اپنے تک ہی رکھیے گا۔۔۔ کسی بے ضرر وجود کو اس میں گھسیٹنے کی ضرورت نہیں" ہالا پر سکون لہجے میں بولتی عبداللہ کو چونکا گئی جو آنکھیں حیرت سے بڑی کیے اسے تک رہا تھا

"کیا؟ یہی سوچ رہے ہیں کہ مجھے کیسے پتہ چلا آپ کی اس فضول سی شرط کا؟ تو چلے اس بات کا بھی خلاصہ کر دیتی ہوں۔۔۔۔ آمنہ میری دوست کی بہن ہے۔۔۔ آپ سے پہلے جانتی ہوں میں اسکے اور

علی کے معملے کو۔۔۔۔۔اور ہاں ایک اور بات۔۔۔ وہ آمنہ نہیں تھی جس نے پہل کی آپ کا دوست تھا۔۔ بتایا نہیں اس نے۔۔۔۔ اور تیسری اور آخری بات اب اسے آپ اپنی بد قسمتی سمجھے یا میری خوش قسمتی کہ گیٹ سے اینٹر ہونے والی پہلی لڑکی میں تھی اور اس سے پہلے ہی آمنہ نے مجھ پر آپ کی اچھی اور پیاری سوچ واضع انداز میں بیان کر دی تھی۔۔۔۔ مجھے افسوس ہوتا آپ جیسے مردوں پر۔۔۔ جو اپنی بے جا انا اور ضد میں ایک عورت کی قربانی دے دیتے ہیں۔۔۔ شاید آپ کے دل سے اللہ کا خوف اتر چکا ہے۔۔۔۔ امید ہے اب دوبارہ ملاقات نہیں ہو گی" صرف دس منٹ میں عبداللہ کی اچھی خاصی طبیعت صاف کرتی وہ لائبریری میں چلی گئی تھی جبکہ پیچھے کھڑا عبداللہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا

سیگرٹ پر سیگرٹ پھونکتے وہ آدھے گھنٹے سے کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ شام غور سے اسے دیکھ رہا تھا جس کے جبڑے بھینچے ہوئے تھے

ہالا کی باتیں دماغ پر ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔۔۔۔ غصے سے اسکی دماغ کی رگیں تن گئی تھی

"تو اب شرط ختم؟" شام نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے پوچھا

عبداللہ نے گھور کر اسے دیکھا

"نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔ اب تو میں یہ شرط ضرور پوری کروں گا۔۔۔ اور اگر اس نیک بی بی کو اس چین سمو کر سے محبت نہیں نا کروائی تو میرا نام بھی عبداللہ نہیں" کش پر کش لگاتا وہ اس قدر ٹھوس لہجے میں بولا کہ شام کو اس سے ڈر محسوس ہوا

"مگر ہالا نے کچھ غلط نہیں کہاں" شام نے کمزور سا احتجاج کیا۔۔ مگر عبداللہ کی گھوری پر منہ بند کر لیا

"لیٹس دا گیم سٹارٹ مس ہالا حسن۔۔۔۔ اینڈ آئی پرامس کے مجھے دیے گئے اس لیکچر کا اختتام اچھا نہیں ہونے والا تمہارے لیے" عبداللہ کا غصہ کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا

مسئلہ آمنہ سے معافی مانگنے کا نہیں تھا۔۔ مسئلہ لفظ " صحیح " تھا جو کہ عبداللہ کی نظر میں وہی تھا۔۔۔ اس دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں جن کی یہ سائیکی ہوتی ہے کہ وہ جو بولے وہی صحیح ہے۔۔۔ باقی سب غلط۔۔۔ عبداللہ بھی ان میں سے ایک تھا۔۔۔ اور اب ہالا کا اسے غلط ثابت کرنا یا اسکے جملوں کی تردید کرنا اسے برداشت نہیں تھا۔۔۔ اسنے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کوئی یوں اسکو جھٹلائے گا۔۔۔ وہ تو ہمیشہ سے صحیح ہوتا تھا۔۔۔ بس یہی بات اسکے لیے نا قابل برداشت تھی۔۔۔ اور اسکی عقل پر پردہ پڑ چکا تھا۔۔۔ اور جب عقل ساتھ دینا چھوڑ دے تو بس ضد اور انا رہ جاتی ہے۔۔۔

جن کے فیصلے مان کر انسان ہمیشہ پچھتاتا ہے

"عبداللہ دیکھ میری بات مان۔۔۔۔ چھوڑ دے اس بات کو۔۔۔ اور چھوڑ دے اس فضول شرط کو" شان نے اسے دوبارہ سمجھایا

"چھوڑ دیا" عبداللہ اچانک بولا جبکہ شام نے اسے حیرت سے دیکھا

"سچ میں؟" شام کو جیسے یقین نہیں ہوا

"سچ میں اور کل معافی بھی مانگ لوں گا آمنہ سے میں" عبداللہ ہلکی سی مسکان لیے بولا تو شام نے شکر ادا کیا

"بلیو می عبداللہ یہ تو نے ایک بہت اچھا فیصلہ لیا ہے۔۔۔ بہت اچھا میرے دوست۔۔۔ چل میں علی کا جا کر بتاتا ہوں" شام اسے گلے لگاتا خوشی سے بولا اور وہاں سے چلا گیا

"شرط تو میں نے چھوڑ دی۔۔۔ مگر اب تمہیں نہیں چھوڑو گا میں ہالا حسن۔۔۔ سو بی ریڈی" اپنی سوچ میں اس سے مخاطب ہوتے وہ مسکراہ دیا

اگلے دن عبداللہ نے ناصرف آمنہ سے معافی مانگی بلکہ ساتھ ہی ساتھ علی سے بھی معافی مانگی اور اس بات کا وعدہ بھی کیا کہ وہ ان دونوں کی مدد کرے گا اور آمنہ کے ابو کو راضی بھی کرے گا کہ وہ رشتے کے لیے ہاں کر دے

"علی یہ آج سے تمہاری ہوئی" بائیک کی چابی اسکی طرف اچھالتے عبداللہ بولا تو علی نے مسکراہ کر اسے کیچ کیا اور سر کو زرا سا خم دیکر تحفہ وصول کیا

"اور آمنہ مجھے امید ہے میری اس دن کی بدتمیزی کے لیے تم مجھے معاف کر دوں گی" عبداللہ اس قدر عاجزی سے بولا کہ وہاں موجود کسی بھی شخص کو اسکی ایکٹنگ پر شک ہی نہیں ہوا۔۔۔ آمنہ تو اسکے اس لہجے پر نہال ہو گئی۔۔۔ اور سچے دل سے عبداللہ کی ہر بدتمیزی کو اسنے معاف کر دیا

بظاہر تو عبداللہ پرسکون تھا مگر اسکے اندر جلتی آگ مزید بڑھتی جارہی تھی۔۔۔ایک چھوٹی سی بات کو فضول میں انا کا مسئلہ بنائے وہ کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھا

"ہالا، ہالا۔۔۔ایکسکیوزمی مس ہالا" تیزی سے ہالا کے پیچھے بھاگتے عبداللہ نے اسے روکا جو مین گیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی

"جی؟" اپنے پیچھے سے پکارنے کی آواز سن کر اسنے مڑ کر عبداللہ کو دیکھا جواب اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا

"کیسی ہے آپ؟" اس نے شیریں لہجے میں پوچھا

"کیا یہ پوچھنے کے لیے آپ نے مجھے روکا؟" ہالا نہ زرا سخت لہجے میں پوچھا اسے عبداللہ کا یوں خود کو مخاطب کرنا اچھا نہیں لگا تھا

"نہیں۔۔ وہ دراصل بات کچھ اور ہے۔۔ وہ دراصل مجھے سمجھ آگیا" عبداللہ اسکے ہاتھوں اپنی بے عزتی پر کڑھ کر رہ گیا اوت بظاہر شیریں لہجہ اپنائے بولا

"اور کیا سمجھ آگیا ہے آپکو؟" ہالا نے تیکھے لہجے میں پوچھا

"یہی کہ ضروری نہیں کہ ہر بار آپ جو کہے وہ ہی سہی ہوں۔۔ کبھی کبھار آپ غلط بھی ہوسکتے ہیں۔۔۔اور میں جان چکا ہوں کہ میں غلط تھا۔۔۔اور اپنے کیے پر آمنہ سے معافی بھی مانگی ہے اور

اب وعدہ کیا ہے ان دونوں کی مدد کروں گا" عبداللہ ایک سانس میں پوری بات کہہ گیا جب اسنے ہالا کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دیکھی

"اچھی بات ہے" ہلکی سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالاتے وہ دوبارہ سے گیٹ کی طرف مڑی جب پھر ست عبداللہ نے اسے پیچھے سے مخاطب کیا

"تواب!!!!" عبداللہ اسکی طرف دیکھتے ہچکچا کر بولا

"تواب کیا؟" ہالا نے بھی ویسے ہی سوال کیا

"تواب آپ میری مدد کرے گی؟"

"کیسی مدد؟" ہالا نے حیرانگی سے پوچھا

"سٹاٹس میں۔۔۔آپ کو پہلے بھی بتایا تھا میتھس کمزور ہے میرا" عبداللہ بے چارگی سی شکل بنائے بولا

"تواسے واقعی میں مدد چاہیے" ہالا اسے دیکھ کر سوچنے لگی۔۔کیونکہ پہلے اسے عبداللہ کا یہ ایک بہانہ لگا تھا اسے استعمال کرنے کا

"کل شام چار بجے لائبریری میں" اسکی مدد کرنے کی حامی بھرتے ہالا وہاں سے چلی گئی

"اب آیا نا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔۔ اب آئے گا مزا مس ہالا حسن" اسے جاتے دیکھ کر عبداللہ مسکرایا۔۔۔آنکھوں میں ایک عجیب سی روشنی رہیے۔۔

\-----------

آج وہ پہلے سے ہی ہالا کا لائبریری میں انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اور بوریت سے وہاں بیٹھے سٹوڈنٹس کو خاموشی سے پڑھتا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ پچھلے پندرہ منٹ سے اسنے سگرٹ نہیں پی تھی اور بس!! اب طلب بڑھتی جارہی تھی۔۔۔ مگر وہ خود کو قابو میں رکھے ہوا تھا

"کیا بکواس ہے!!" زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارتے وہ بولا کیونکہ ہالا ابھی تک نہیں آئی تھی

"سائلنس!!" لائبریرین اسکو گھورتے بولی جس پر عبداللہ نے بوریت سے سر دونوں ہاتھوں میں گرا لیا

"اوہوں۔۔۔اوہوں" اسے اپنے پاس سے کسی کے کھانسنے کی آواز آئی۔۔۔۔ سر اٹھا کر دیکھا تو ہالا شرمندہ سی مسکراہٹ لیے کھڑی تھی۔۔۔ عبداللہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک نظر وال کلاک پر ڈال کر پھر اسے گھورا۔۔۔ جیسے کہنا چاہ رہا ہوں " اب بھی آنے کی زحمت نہیں کرنی تھی"

"سوری!!" اسکی نظروں کا مطلب سمجھتے ہالا ہلکی آواز میں بولی اور ساتھ ہی کرسی کو آہستہ سے باہر نکالتے ہوئے وہ عبداللہ نے نامحسوس انداز میں تھوڑا دور بیٹھی، مگر عبداللہ کی تیز نگاہوں سے یہ سب مخفی نہیں رہ سکا

"اوور ایکٹریس" بظاہر چہرے پر مسکان سجائے اسے دیکھتے دماغ میں لقب سے نوازہ

"تو شروع کرے؟" ہالا نے پوچھا تو عبداللہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"کیا؟"

"وہی جس کے لیے ہم یہاں موجود ہے۔۔۔۔ سٹاٹس" ہالا کہ بولنے پر وہ جو اسے دل میں دھیڑوں باتیں سنا رہا تھا فوراً ہوش میں آیا اور سر اثبات میں ہلا دیا

"شیور!!" دوبارہ سے زبردستی کا مسکراتا وہ بولا

ہالا نے اسے سمجھانا شروع کر دیا جس پر وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلانے لگا۔۔ مگر دماغ میں کچھ پڑتا تو نا۔۔۔۔اسے تو طلب محسوس ہو رہی تھی سیگریٹ کی۔۔۔ شدید طلب

"بس اب اور نہیں!!" مزید پندرہ منٹ گزرے تو وہ دونوں ہاتھ زور سے ٹیبل پر مارتا غصے سے اٹھ کھڑا ہوا

ہالا نے آنکھیں بڑی کیے حیرت سے، جبکہ لائبریرین نے آنکھیں چھوٹی کیے غصے سے اسے دیکھا جو لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔ ہالا بھی پیچھے شرمندہ سی وہاں موجود تمام لوگوں سے ایکسکیوز کرتی اسکے پیچھے بھاگی

جیسے ہی وہ لائبریری سے باہر نکلی اسنے حال کے اینڈ میں موجود جینٹس واشروم کے باہر اسے سیگرٹ پیتے دیکھا۔۔ ہالا کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔ مطلب کہ ایک تو وہ اسکی مدد کرنے کے لیے ایکسٹرا ٹائم یونی میں رکی اوپر سے جناب کے نخرے

"یہ کیا تھا عبداللہ؟" غصے سے اسکے سر پر پہنچتی وہ بولی

"تم سے مطلب؟" عبداللہ نے رکھائی سے جواب دیا۔۔ بس آج کے لیے اتنی ایکٹنگ کافی تھی۔۔۔ اور اس میں ہمت نہیں تھی اوپر سے نشے کی طلب نے اسے مزید گھما دیا تھا

"حد میں رہیں۔۔۔مت بھولیے کے وہ آپ ہوں جسے مدد چاہیے" ہالا اسکو انگلی دکھاتی دبے دبے غصے میں بولی

"ہاں معلوم ہے۔۔۔اب دفع ہو جاؤ" سیگرٹ کے کش لگاتا وہ رکھائی سے بولا تو ہالا اپنی اتنی بے عزتی پر کلس کر رہ گئی

"واہ!! مطلب کے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری" ہالا طنز کرتے بولی مگر یہاں پرواہ ہی کسے تھی

"ہو گیا؟ اب جاؤ۔۔۔ فالتو کا دماغ مت چاٹو۔۔۔۔ چلو شاباش نکلو" عبداللہ کی اس قدر بد تمیزی پر ہالا نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔ کیا یہ وہی عبداللہ تھا جو کل اتنی تمیز اور شرافت سے اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔ ہالا کا میٹر ہائی ہو گیا اسکی اس قدر بد تمیزی پر

"یو نو واٹ۔۔۔ایون آئی ڈونٹ کیر اباؤٹ یوں۔۔۔ میری طرف سے بھاڑ میں جائے آپ" ہالا وہاں سے واک آؤٹ کر گئی جبکہ عبداللہ اب آرام سکون سے سیگرٹ پینے لگا تھا

"اوہ گاڈ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔ گدھا، بے وقوف، ایڈیٹ۔۔ کیا تھا اگر تھوڑی دیر اسکی کچھ کچھ سن لیتا۔۔۔ کوئی مر تھوڑی نہ رہا تھا میں۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔اسکی سٹوپڈ زبان کو بھی تبھی اسکے سامنے اپنے جوہر دکھانے تھے۔۔۔ اتنی مشکل سے تو مانی تھی وہ۔۔۔۔ اب دوبارہ کوئی ڈرامہ کرنا ہو گا۔۔۔۔اوہ گاڈ۔۔۔۔ واٹ ربش"

تین چار سیگرٹس اکٹھے پینے کے بعد اسے ہوش آیا۔۔ اور یاد بھی کہ وہ کتنی بڑی بے وقوفی کر چکا ہے۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی اسے یہ سب بکواس کرنے کی۔۔۔ کیا حرج تھی اگر وہ تھوڑی دیر خود پر قابو پالیتا۔۔۔۔ اور اب تب سے وہ خود کو صلوتیں سنا رہا تھا۔۔۔ کتنا افسوس تھا اسے ہالا کے ہاتھ سے نکل جانے کا۔۔۔۔۔ ابھی تو بدلے کا پہلا پڑاؤ، دوستی کرنے میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوا تھا کہ دوبارہ سے سب کچھ زیر و پر آگیا تھا

"کچھ نا کچھ تو کرنا ہی ہوگا۔۔۔۔ تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا میں" خیالوں میں اس سے مخاطب ہوئے وہ بولا تھا

ہالا کلاس میں داخل ہوئی تو پوری کلاس اسے دیکھ کر دبی آواز میں ہنسنے لگی۔۔۔۔ ہالا نے حیرت سے انہیں دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر اپنی سیٹ کی طرف بڑھی۔۔۔ مگر یہ کیا سامنے ہی تازہ، سرخ گلابوں کا ایک بوکے اسکے انتظار میں تھا۔۔۔ ہالا کو حیرت ہوئی بوکے دیکھ کر جس میں ایک چھوٹا سا کارڈ بھی تھا۔۔۔۔ ہالا نے کارڈ نکال کر کھولا تو اندر "سوری" لکھا ہوا تھا

ہالا نے دوبارہ سے پوری کلاس میں نظریں دوڑائی جو معنی خیزی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔ یہ سب دیکھ کر ہالا کا پارہ ہائی ہونے لگا مگر اسنے اپنے اندر اٹھتے اشتعال پر قابو پایا اور بوکے ایک سائڈ کو کر کے خود اپنی جگہ پر آرام سکون سے بیٹھ کر وہ اپنا کوئیز ریوائز کرنے لگی

''ایم سوری۔۔۔۔ رئیلی سوری'' وہ جو نظریں کتاب پر جمائے بیٹھی تھی، بھاری مردانہ آواز پر سر اٹھایا تو سامنے عبداللہ شرمندہ سا کھڑا تھا

ہالا نے پرسکون طریقے سے نوٹس بند کیے اور دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اسے دیکھنے لگی

''کس لیے سوری؟'' ہالا نے ابرو اچکائے پوچھا

''کل جو بدتمیزی کی تھی اسکے لیے'' وہ شرمندہ سا بولا۔۔۔۔۔ چہرے پر اس قدر شرمندگی تھی کہ اگر وہاں کسی بھی موجود شخص کو اس بات کا علم ہوتا کہ یہ سب ایک ڈرامہ ہے تو عش عش کر اٹھتا

''ٹھیک۔۔۔۔ آپ نے معافی مانگی، میں نے معاف کر دیا۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔'' ہالا ایک پل کو رکی

''مگر؟'' عبداللہ نے ہچکچا کر پوچھا

''مگر آئیندہ ایسی حرکت کرنے کی ضرورت۔۔۔۔ آپ کو تو نہیں مگر مجھے میری عزت عزیز ہے۔۔۔ اور ایسی حرکتیں آپ کے ساتھ ساتھ میرا امیج بھی لوگوں کی نظروں میں خراب کر دے گی'' لال گلاب کے بوکے کی طرف اشارہ کرتے وہ سپاٹ لہجے میں بولتی، وہاں سے چلی گئی، جبکہ عبداللہ ایک بار پھر اسکے انداز پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا

'' سمجھتی کیا ہے خود کو۔۔۔۔ کوئین ایلزبتھ جو اسکے پیچھے پیچھے گھوموں گا میں'' منہ میں بڑبڑاتے اسنے ڈیسک سے بوکے اٹھایا اور کلاس سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

بو کے ہاتھ میں تھامے وہ تیزی سے راہداری عبور کرتا اپنی کلاس کی جانب جارہا تھا جب اسے ایک خالی کلاس میں سے کچھ آوازیں سنائی دی۔۔۔۔ وہ اگنور کر دیتا اگر ان میں سے ایک آواز جانی پہچانی نہ ہوتی

"ہالا؟" آواز پہچانتا وہ خود سے بولا

ایک جھٹکے سے دروازہ کھولے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں اسنے دونوں وجودوں کو ایک دوسرے کے قریب دیکھا

"میرا ہاتھ چھوڑو اسامہ" ہالا ضبط کی آخری منزل پر پہنچتے بولی

"پلیز ہالا۔۔۔ میری بات تو سنو۔۔۔ میں واقعی میں شرمندہ ہوں" اسامہ منت کرتے بولا

"کچھ نہیں سننا مجھے۔۔۔ چھوڑو مجھے" ہالا چلائی جبکہ اسامہ نے اسکی کلائی پر گرفت مزید مضبوط کر دی

"نہیں۔۔۔ نہیں چھوڑو گا" اسامہ ضد کرتا سر نفی میں ہلانے لگا

عبداللہ کو یہی سہی وقت لگا ہالا کی گڈ بکس میں آنے کا

"اسنے کہاں اسکو ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔۔ اور چھوڑنے کا مطلب چھوڑنا ہوتا ہے۔۔۔۔ پکڑنا" بو کے ایک سائڈ پر رکھتے وہ اسامہ کی طرف بڑھا اور آرام سے ہالا کی کلائی آزاد کروائی

"تم اب جاسکتی ہوں" عبداللہ ہالا کو دیکھ کر مسکراہ کر بولا تو ہالا سر اثبات میں ہلاتی اپنی کلائی ملتی وہاں سے چلی گئی

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا" اسامہ عبداللہ کو گھورتے بولا

"اوہ رئیلی۔۔۔۔۔۔یونو واٹ میں اس سے بھی زیادہ برا کر سکتا تھا۔۔۔وہ تو شکر مناؤ کہ میرا موڈ اچھا تھا تو بچ گئے" اسامہ کو مسکراہ کر کہتے وہ وہاں سے تیزی سے نکلتا ہالا کہ پیچھے بھاگا جو اپنی کلاس میں جا چکی تھی

"کوئی بات نہیں بعد میں سہی" مزے سے کندھے اچکائے وہ اپنی کلاس کی جانب چل دیا

کلاس ختم ہوتے ہی عبداللہ تیزی سے ہالا کی کلاس کی جانب بھاگا جب اسے ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل رہی تھی

عبداللہ نے اسے آواز دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب ہالا کہ رویے کے بارے میں سوچتا منہ بند کر گیا اور اسکے پیچھے بھاگا

"سو وہ کون تھا؟" اسکے ساتھ برابر میں چلتے عبداللہ نے پوچھا

"آپ سے مطلب" وہ سیدھ میں چلتے بنا اسکی طرف دیکھے بولی

"ارے بتا دوں، بتا دوں مجھ سے کیسا شرمانا۔۔۔۔بوائے فرینڈ تو نہیں کہی تمہارا؟" عبداللہ ہنستے بولا تو ہالا ایک دم رکی اور جن نظروں سے اس نے عبداللہ کو گھورا تھا وہ اسے اس بات کا احساس دلانے کو کافی تھی کہ وہ بہت بڑی بکواس کر چکا ہے

"سوری کچھ زیادہ بول گیا" اسنے ایکسکیوز کی

"کچھ زیادہ نہیں، بہت زیادہ" ہالا اسے بولتے آگے بڑھ گئی

"ارے وجہ تو بتاتی جاؤ" عبداللہ نے ہانک لگائی

"اسی سے پوچھ لے" ہالا نے بھی پیچھے مڑے بنا جواب دیا

اسکی بات سن کر عبداللہ نے ہلکا مسکراہ کر سیگرٹ سلگائی

"جو بھی ہے۔۔۔۔۔لڑکی ہے کمال" وہ خود سے بڑبڑایا جب اسکی نظر اسامہ پر پڑی جو اسے ہی گھور رہا تھا

عبداللہ کش لگاتا اسکی طرف بڑھا اور اسکے سامنے آ کھڑا ہوا

"ہمم۔۔۔۔۔تو اسکا مطلب تم نے اپنی دوست پلس منگیتر کے ساتھ بے وفائی کی" عبداللہ ادھر سے ادھر چکر لگاتے بولا

جبکہ اسامہ سر ہاتھوں میں گرائے بینچ پر بیٹھا تھا

"بس یار غلطی ہو گئی۔۔۔۔۔اب اسے منانا چاہتا ہوں۔۔۔۔محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔بس ایک موقع دے دے وہ" اسامہ بے چارگی سے بولا

"ویسے چھوڑنے کی وجہ؟" عبداللہ نے پوچھا

"یار!! وہ بندی ایک دم بورنگ ہے۔۔ نا کسی سے دوستی کرتی ہے۔۔۔ نا ملتی جلتی ہے۔۔۔ بس اپنی دنیا، اپنی کتابوں میں مگن رہتی تھی۔۔۔ ایسے میں عائلہ میری لائف میں آئی۔۔۔۔ وہ مجھے اچھی لگی، میرے سٹینڈرڈ پر پورا اترتی تھی۔۔ لوگوں سے ملنے جلنے، کھلنے کا فن آتا تھا اسے۔۔ مجھے اس میں وہ سب کچھ نظر آیا جو ایک مرد کو اپنی لائف پارٹنر میں چاہیے ہوتی ہے۔۔۔۔ بس!!! مجھے ہالا ایک غلط فیصلہ لگنے لگی اور میں نے عائلہ کہ لیے اسے چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ مگر بعد میں احساس ہوا کہ ہالا میرے لیے کیا تھی۔۔۔۔۔ وہ صرف میری تھی، اسکا تمام وقت میرا تھا۔۔ جبکہ عائلہ مجھے بھی سب کے جیسا ڈیل کرتی۔۔۔۔ کبھی احساس ہی نہیں ہوا کہ میں عائلہ کے لیے اسپیشل ہوں۔۔۔۔۔ اور اب عائلہ نے مجھے چھوڑ دیا۔۔ کسی اور کے لیے۔۔۔۔۔ تو بس اسی لیے۔۔۔۔۔۔" اسامہ بولا تو عبداللہ کو اس پر غصہ آنا لگے

اسے پہلی بار کوئی مرد مطلبی لگا۔۔۔۔ اسامہ کو اب بھی اپنی فکر تھی ہالا کا کیا۔۔۔۔۔ خیر عبداللہ کو بھی اس سے کیا

"تمہیں ہالا واپس چاہیے؟" عبداللہ نے پوچھا تو اسامہ نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا

"مگر تم دونوں تو۔۔۔۔۔" اسامہ کچھ بولنے والا تھا

"ہم دونوں کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔۔ اور جو ہے وہ کچھ الگ ہے۔۔۔ تم بس اتنا بتاؤ واپس چاہیے ہالا؟" عبداللہ نے پوچھا تو اسامہ نے سر ہاں میں ہلا دیا

"تو بس ٹھیک ہے جیسا کہتا جاؤں ویسا کرتے رہنا" عبداللہ مسکراہ کر بولا

''لیکن پلان کیا ہے؟'' اسامہ نے ابرو اچکائے تو عبداللہ دھیرے دھیرے اسے سب سمجھانے لگا

''مگر یہ تو ہالا کہ ساتھ غلط نہیں؟'' اسامہ متفکر سا بولا

''کیا غلط؟ کچھ غلط نہیں۔۔۔ دیکھ بھائی سمپل بات ہے۔۔۔ جن کے دل ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ موم ہو جاتے ہیں اور موم کو اپنی من پسند شکل میں ڈھالنا بہت آسان ہے۔۔۔ سو اسی لیے پلان سمپل ہے۔۔۔ میں ہالا کو خود سے محبت پر مجبور کر دوں گا اور ایٹ دی اینڈ اسے چھوڑ دوں گا۔۔۔ بس اسی وقت تم سٹوری میں اینٹر ہونا اور ہالا کو اپنی محبت کا یقین دلانا۔۔۔ میرا بدلا پورا اور ہالا تمہاری۔۔۔۔۔ اور ہم دونوں اپنی اپنی لائف میں سیٹ۔۔۔ اور میں یہ بات بھی واضع کر دوں گا کہ کسی کہ بچھڑ جانے سے کسی کی جان نہیں جاتی'' اسامہ کو آئیڈیا کچھ خاص اچھا تو نہیں لگا مگر ہالا کو واپس حاصل کرنے کے لیے اتنا ڈرامہ تو چل سکتا تھا اور آخر میں تو سب ٹھیک ہو جانا تھا۔۔۔ اسی لیے اسامہ نے بھی حامی بھر دی

دونوں مرد صرف اپنے بارے میں سوچ رہے تھے۔۔ کسی نے یہ نہیں سوچا کہ اگر واقعی ہالا حسن کو عبداللہ سے محبت ہو گئی۔۔۔ تو کیا وہ برداشت کر پائے گی یہ دھوکا۔۔۔۔ کیا وہ اسامہ کے ساتھ آگے بڑھ سکے گی۔۔۔ مگر نہیں وہ تو بس حجاب کے ہالے میں موجود ایک مکروہ چہرہ تھا۔۔۔ جس کی اصلیت کو عبداللہ کو سب کے سامنے لانا تھا۔۔۔۔ مگر اس دل کا کیا جس میں عبداللہ کو ابھی دھڑکنا تھا۔۔ مگر نہیں۔۔۔۔ محبت تو ہوتی ہی نہیں نا۔۔۔۔۔ یہ تو بس بکواس ہے۔۔۔ اس میں سچ تو کچھ بھی نہیں

آج موسم بہت خوشگوار تھا۔۔۔ اور اوپر سے دو لیکچرز بھی فری تھی سو ہالا گارڈن میں بیٹھی اپنی پریزنٹیشن تیار کرنے لگ گئی۔۔۔آج وہ لائبریری نہیں گئی تھی۔۔

کل اسامہ سے ملاقات کے بعد وہ بہت ڈسٹرب ہوگئی تھی مگر پھر خود کو اس نے سنبھال لیا تھا۔۔۔ جب اسنے بنا ہالا کی کسی غلطی کے اسے چھوڑ دیا تو وہ اب اسے کیوں اپناتی

ساری فضول کی سوچوں کو ایک طرف رکھتے وہ پوری طرح پریزنٹیشن میں مصروف تھی جب اسے کسی نے پکارا

"ہالا!!" ہالا نے نظریں اٹھا کر اوپر دیکھا تو اسامہ ہاتھ میں چاکلیٹس کا باکس لیے کھڑا تھا

اسے دیکھ کر ہالا کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔۔اسنے جلدی سے سامان سمیٹا اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی

"ہالا میری بات سنو۔۔۔ دیکھو جو ہوا اسے بھول جاؤ۔۔۔۔۔ایم سوری۔۔۔۔ پلیز ہالا۔۔۔۔ ہالا میری ایک بار بات تو سن لوں" ہالا کے پیچھے پیچھے آتا وہ بول رہا تھا جبکہ ہالا نے مزید تیزی سے چلنا شروع کر دیا۔۔۔ وہ دونوں اب روڈ پر آگئے تھے۔۔آس پاس کے سٹوڈنٹس حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے

ہالا نظریں نیچے کیے تیزی سے وہاں سے نکل رہی تھی جب اپنی طرف آتی کار کو دیکھ نہیں پائی، اس سے پہلے ہالا اس سے ٹکراتی وہی کھڑے عبداللہ نے تیزی سے اسے پیچھے کو دھکیلا اور خود کار کے سامنے آگیا

ہالا تو ایک پل کو کچھ سمجھ نہیں پائی مگر جب عبداللہ کو وہاں خون میں دیکھا تو اسکی آنکھیں حیرت سے بڑی

ہو گئی اور ٹانگیں کانپنے لگ گئی۔۔۔۔۔ اسنے الٹے پاؤں قدم لیے اور تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی۔۔
علی اور احتشام فورا عبداللہ کو ہسپتال لیکر گئے تھے۔۔۔ اسے زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھی ہاں مگر پاؤں کی ہڈی اپنی جگہ سے ہل گئی تھی

ڈاکٹر نے اسے سر اور پاؤں کی مرہم پٹی کردی تھی

"ویسے تو یہ ٹھیک ہے۔۔ مگر ان کے پاؤں میں چوٹ کی وجہ سے انہیں ایک ویک کی ریسٹ کی ضرورت ہے" ڈاکٹر کی بات پر انہوں سے سر اثبات میں ہلادیا

عبداللہ کو رات تک ہسپتال میں ہی رکھا گیا تھا

ہالا کو رہ رہ کر عبداللہ کا خیال آرہا تھا۔۔ وہ اپنے باقی کے لیکچرز بھی غور سے نہیں سن پائی تھی۔۔۔ آخری لیکچر لیے بنا وہ کلاس سے نکل آئی تھی جب اسے آمنہ عجلت میں جاتی نظر آئی

"آمنہ رکو کہاں جارہی ہوں؟" اسے ٹینشن میں دیکھ کر ہالا نے پوچھا

"وہ ہالا باجی عبداللہ بھائی کو چوٹ لگی ہے۔۔۔ وہ ہوسپٹل میں ہے تو بس انکی خیریت پوچھنے جارہی ہوں۔۔۔ آپ جانتی ہے ابا کو وہ گھر سے جانے کی اجازت نہیں دیتے اور کل عبداللہ بھائی گھر چلے جائے گے تو اچھا ہے ناکہ ابھی مل آؤں" آمنہ کی بات سن کر ہالا کو بھی یہی سہی موقع لگا عبداللہ سے ملنے کا۔۔۔

"رکو آمنہ میں بھی ساتھ چلتی ہوں" ہالا کہتی اسکے ساتھ چلی گئی

راستے وہ آمنہ کو بتا چکی تھی کہ عبداللہ کا ایکسیڈینٹ اسکی وجہ سے ہوا تھا اور وہ اب اسکا شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ جاتے ہوئے وہ اسکے لیے بوکے بھی خرید چکی تھی

ہوسپٹل پہنچ کر آمنہ علی کی طرف بڑھی جبکہ ساتھ آتی ہالا کو دیکھ کر وہ دونوں چونکے جب آمنہ نے انہیں سب بتایا

ہالا عبداللہ کے ساتھ ساتھ ان دونوں سے بھی شرمندہ تھی اور معافی بھی مانگی جب انہوں نے کھلے دل سے اسے معاف کر دیا

"میں عبداللہ سے مل سکتی ہوں۔۔۔۔ اگر آپ لوگ مائنڈ نہیں کرے تو؟" ہالا کے پوچھنے پر انہوں نے اسے اجازت دے دی

روم میں داخل ہوتے ہی اسنے عبداللہ کو دیکھا جو موبائل یوز کر رہا تھا جبکہ بائیں ہاتھ اور پاؤں پر پٹی بندھی تھی

ہالا کو نئے سرے سے احساس ندامت نے گھیر لیا تھا

اسکے پاس جا کر اس نے ہلکا سا گلہ کھنکھارا اسے متوجہ کیا۔۔۔۔ جبکہ عبداللہ ہالا کو دیکھ کر چونکا

"السلام علیکم" اسکے بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھتے وہ بولی

"وعلیکم السلام!!" عبداللہ نے حیرت سے اسے تکتے جواب دیا

"وہ یہ آپ کے لیے" بوکے اسکی جانب بڑھاتے وہ بولی۔۔۔ جبکہ عبداللہ نے مزید حیرت سے بوکے پکڑ لیا

"وہ سوری" نظریں نیچی کیے وہ بولی

"سوری مگر کیوں؟" عبداللہ سمجھ تو چکا تھا مگر پھر بھی جان بوجھ کر پوچھا

"وہ آپ کا ایکسیڈنٹ میری وجہ سے ہوا۔۔۔۔ نہ میں بے دھیانی میں چلتی اور نہ یہ سب کچھ ہوتا" نظریں ابھی بھی نیچی تھی

"تم نے معافی مانگی۔۔۔۔ میں نے معاف کر دیا۔۔۔ مگر۔۔" عبداللہ رکا

"مگر کیا؟" ہالا نے حیرت سے پوچھا

"آئندہ ایسی حرکت مت کرنا۔۔۔ وہ کیا ہے نا تمہیں تو نہیں مگر مجھے اپنی عزت بہت عزیز ہے۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم کچھ ایسا کروں جس کی بنا پر لوگوں کی نظروں میں تمہارے ساتھ ساتھ میرا امیج بھی خراب ہوں" بوکے کی طرف اشارہ کرتے وہ ایک ہی وار میں حساب چکتا کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ ہالا کو مزید شرمندگی ہوئی

"بائے داوے تم اب جاسکتی ہوں۔۔۔۔ سوری بھی بول دیا۔۔۔۔۔ بوکے بھی دے دیا۔۔۔۔ اب کچھ اور رہتا ہے؟" عبداللہ نے سوال کیا

"نہیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہاں۔۔۔ وہ آپ نے میری جان بچائی۔۔۔۔ مجھ پر آپ کا احسان ہے۔۔۔۔ مگر میں اسے لوٹانا چاہتی ہوں۔۔۔۔آپ کو کوئی فیور دینا چاہتی ہوں" ہالا کی خوداری پھر سے جاگی

"ویسے ایک فیور کر سکتی ہوں تم" بہت دیر سوچنے کے بعد عبداللہ اچانک بولا

"کیا؟" ہالا نے پوچھا

"ارے وہی۔۔۔ سٹاٹس۔۔۔ بتایا تھا نا کہ میتھس کمزور ہے میرا" عبداللہ بولا تو ہالا نے شکر ادا کیا کہ فیور اتنا بڑا نہیں تھا

"مگر ایک شرط ہے میری" عبداللہ پھر سے بولا

"کیسی شرط؟" ہالا نے پریشانی سے پوچھا

"تم مجھے سٹاٹس لائبریری میں نہیں بلکہ یونی کے گراؤنڈ میں کرواؤ گی۔۔۔ وہ کیا ہے نا کہ بند جگہ پر دم گھٹتا ہے میرا۔۔۔ اور ہاں کیونکہ میں ایک چین سموکر ہوں تو تمہیں ایڈجسٹ کرنا ہوگا" ہالا کو سیگرٹ پسند نہیں تھی مگر وہ عبداللہ کا احسان رکھ بھی نہیں سکتی تھی اسی لیے فورا سر اثبات میں ہلایا اور بوکے

اٹھائے وہاں سے نکلنے کو تھی جب عبداللہ نے پکارا

"ارے اسے تو رکھتی جاؤ" عبداللہ نے پیچھے سے ہانک لگائی

"معاف کیجیے گا مگر میں ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی جس کی بنا پر میرے ساتھ ساتھ لوگوں کی نظروں میں آپ کا امیج بھی خراب ہوں" اسے جواب دیتی وہ تیزی سے کمرے سے نکل گئی جبکہ عبداللہ ہنس دیا

"واقعی میں لڑکی ہے کمال" وہ خود سے بڑبڑایا

وعدہ کے مطابق آج عبداللہ ہفتے بعد یونی آیا تھا اور ہالا اب اسے گراؤنڈ میں بیٹھی سٹاٹس سمجھا رہی تھی۔۔۔۔ ہالا کو اتنا تو معلوم ہو چکا تھا کہ سیگرٹ عبداللہ کی محبت ہے۔۔۔۔۔ وہ تقریباً آدھے گھنٹے سے سٹاٹس کر رہے تھے جبکہ یہ عبداللہ کی چوتھی سیگرٹ تھی مگر ہالا مجبوری میں اسے کچھ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ ہاں پانی کی ایک بوتل اسکے پاس تھی جس میں سے منٹ دو منٹ بعد وہ ایک گھونٹ لے لیتی

عبداللہ اسکی حالت بخوبی سمجھ رہا تھا اور اسکی حالت سے مزے بھی لے رہا تھا۔۔۔ مگر اس سب عرصے میں عبداللہ کے سٹاٹس کے وہ کونسیپٹس بہت اچھے سے سمجھ آگئے تھے تو اسے ٹیچرز سے بھی سمجھ نہیں آئے تھے

"بس آج کے لیے اتنا کافی ہے" ایک پورا چیپٹر کروانے کے بعد وہ بولی

وہ دونوں اپنا سامان سمیٹ رہے تھے جب عبداللہ نے اپنی چھٹی سیگرٹ سلگھائی

"یہ صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی" وہ سیگرٹ کی طرف اشارہ کرتی بولی

"ہاں معلوم ہے" وہ مزے سے کندھے اچکائے بولا

"تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" ہالا نے حیرانگی سے پوچھا

"بس ایک عادت سی ہو گئی ہے۔۔۔اور بری عادتیں جلدی چھوٹتی نہیں" اسنے وجہ پیش کی

"اپنے لیے نہ سہی ان کے لیے چھوڑ دے جنہیں محبت ہے آپ سے" ہالا بولی

"جیسا کہ؟" عبداللہ نے جانچنا چاہا

"جیسا کہ آپ کے گھر والے۔۔۔آپ کے ماں باپ۔۔۔بہن بھائی" ہالا نے جواب دیا تو عبداللہ کے چہرے پر ایک سایہ لہرا گیا

"میرا کوئی نہیں" وہ زرا سخت لہجے میں بولا

"مگر کوئی تو۔۔۔"

"کہاں نا کوئی نہیں ہے" اب کی بار وہ اسکی بات درشتی سے کاٹتے بولا تو ہالا نے بھی منہ بند کرنا مناسب سمجھا

"میں چلتا ہوں اللہ حافظ" عبداللہ فورا وہاں سے نکلا

ہالا کو عبداللہ کو سٹاٹس کرواتے ایک مہینہ ہو چکا تھا اور اب انکے ساتویں سمسٹر کے مڈز تھے

"اففف پتہ نہیں کیا ہو گا" آج سٹاٹس کا پیپر تھا اور عبداللہ کو شدید ٹینشن تھی

"عبداللہ تیاری کیسی ہے آپ کی؟" ہالا نے اسے پوچھا جس کی شکل پر ہی بارہ بجے ہوئے تھے

"پتہ نہیں" وہ ناخن چباتے بولا

"بری بات" اسکی انگلیوں پر وہ پین مارتے بولی تو عبداللہ نے اسے گھورا

"فکر مت کرے پیپر انشااللہ اچھا ہوگا۔۔" ہالا مسکرا کر بولی

"اور تمہیں کیسے پتہ؟" عبداللہ نے اسے گھورا

"میں دعا کی تھی اللہ سے آپ کے لیے۔۔۔اور اللہ اپنے بندوں کی دعائیں رد نہیں کرتا" ہالا مسکرا کر بولی تو یکدم عبداللہ نے اسے دیکھا جو اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی

"چلے ٹائم ہوگیا ہے۔۔۔ میرا بھی پیپر شروع ہونے والا ہے" کہتے ہی وہ اپنی کلاس میں چلی گئی

پیپر نارمل تھا۔ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ عبداللہ کو تقریباً سارا پیپر آتا تھا اور اسنے ٹائم پر ہی پیپر پورا کرلیا تھا۔

بس ایک دو سوال تھے جو نہیں آتے تھے سو چھوڑ دیے۔۔۔ باقی تمام پیپر اچھا ہوا تھا

\-------------

عبداللہ باہر نکلا تو اسنے ہالا کو پانی کی بوتل پکڑے گراؤنڈ میں جاتے دیکھا وہ مسکرا کر اسکے پیچھے بھاگا مگر گراؤنڈ میں تو ماحول ہی کچھ اور تھا۔۔۔ آمنہ روئے جا رہی تھی، جبکہ ہالا اسے چپ کروانے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔ جبکہ ایک طرف علی مضطرب سا تھا اور احتشام اسے کچھ کہہ رہا تھا

”کیا ہوا؟“ عبداللہ نے ہالا کو ایک طرف آنے کا اشارہ کرتے پوچھا

”وہ آمنہ کے ابو نے اسکا رشتہ اسکے کزن سے طے کر دیا ہے بنا اسکی مرضی پوچھے“ ہالا نے افسوس سے آمنہ کو دیکھ کر عبداللہ کو بتایا

عبداللہ نے شکر کا سانس لیا۔۔اس تو لگا تھا کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔۔۔ مگر یہاں تو معاملہ تو کچھ اور تھا

”یہ تو ہونا تھا“ عبداللہ آرام سے کندھے اچکائے بولا

”عبداللہ آپ۔۔۔۔۔۔۔“ اس سے پہلے ہالا کچھ کر پاتی عبداللہ قدم بڑھاتا آمنہ کے سامنے جا کھڑا ہوا

”کیا تم واقعی میں علی سے محبت کرتی ہوں؟“ آمنہ کے سر پر کھڑے ہو کر اسنے سوال کیا تو آمنہ سے سر ہاں میں ہلا دیا

”تو جاؤ اور اپنے ابو کو بتاؤ کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔اور یہ بھی کہ تمہیں ان کی پسند پسند نہیں“

”میں یہ نہیں کہہ سکتی“آمنہ نے ہلکی آواز میں بولے سر نفی میں ہلایا

”کیوں جب محبت کی ہے تو ہمت بھی کروں“ عبداللہ کا لہجہ اب زرا سا سخت ہوا تھا

”تم جاننا چاہتے تھے نا علی کے مجھے محبت پر یقین کیوں نہیں۔۔۔۔۔ تو یہ رہی وجہ“ اسنے آمنہ کی جانب اشارہ کیا

"مجھے محبت کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔۔۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ محبت کرنے والے بزدل نہیں ہوتے، کمزور نہیں ہوتے" علی اور آمنہ دونوں کو گھورتا وہ بہت کچھ جتا چکا تھا جب دونوں نے شرمندگی سے نظریں جھکالی

ہالا نے آج پہلی بار عبداللہ کو غور سے دیکھا تھا۔۔۔۔ اسے عبداللہ کی کہی ہر بات سچ لگی تھی۔۔۔۔ وہ غور سے اسے دیکھ رہی تو جواب نجانے ان دونوں کو کیا سمجھا رہا تھا۔۔۔ ہالا تو بس اسے دیکھے جا رہی تھی

"کہاں کھو گئی محترمہ؟" عبداللہ نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے پوچھا

"ہاں؟ نہیں کہی نہیں" ہالا نے سر نفی میں ہلایا اور نظریں جھکالی

"سب کہاں گئے؟" ہالا نے وہاں کسی کو نا پاکر پوچھا

"چلے گئے" عبداللہ نے حیرانگی سے جواب دیا

"کب؟" ہالا بھی حیران ہوئی

"تب شائد جب تم کسی کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی" عبداللہ ہنسا

"نن۔۔۔۔ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ بلکل بھی نہیں" ہالا ہکلائی

"ریلیکس ہالا۔۔۔۔۔" عبداللہ بولا

"ہالا؟" اچانک اس کے کانوں سے اسامہ کی آواز ٹکرائی۔۔۔۔ ہالا نے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں میں غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ عبداللہ نے غور سے اسکی آنکھوں کے بدلتے رنگ کو دیکھا

"چلے؟" اس نے عبداللہ سے پوچھا، اسامہ کو اس نے اگنور کر دیا تھا

"ہالا بات سنوں میری۔۔۔ آج تمہیں سننا ہو گا مجھے۔۔۔۔۔ سنے بغیر نہیں جاؤ گی تم" ایک دم اسامہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا

"ہاتھ چھوڑو میرا" ہالا دانت پیستے بولی

"نہیں پہلے مجھے سنوں" اسامہ کی پکڑ سخت ہوئی

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہاں تھا کہ چھوڑنے کا مطلب چھوڑنا ہوتا ہے۔۔۔ پکڑنا نہیں"

اسامہ کے ہاتھ سے ہالا کی کلائی آزاد کرواتے عبداللہ اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ اور نجانے نظروں ہی نظروں میں کیا کہاں کہ اسامہ وہاں سے آرام سے چلا گیا

"چلے؟" ہالا کے پاس آکر اسنے پوچھا تو اسنے سر اثبات میں ہلا دیا

وہ دونوں چلتے ہوئے اب پارکنگ کی طرف آگئے تھے جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔۔۔

مڈز کی وجہ سے سب سٹوڈنٹس جا چکے تھے۔۔۔۔ اپنی کار کی جانب بڑھتے دونوں اپنی منزل کی جانب رواں ہو چکے تھے

ابھی ہالا کو جاتے آدھا سفر ہی ہوا تھا جب دو نقاب پوش نے اسکی گاڑی رکوائی اور گن پوائنٹ پر اسے باہر نکالا۔۔۔۔۔۔۔اس وقت سڑک بلکل سنسان تھی

"چلوں محترمہ جو کچھ بھی ہے باہر نکالو" ان دونوں میں سے ایک نے ہالا کے سر پر گن رکھی جبکہ دوسرے نے کار بند کر کے چابی نکال لی

ہالا انہیں سب کچھ دیکھ چکی تھی جب ان کی نظر ہالا کی چین پر پڑی

"یہ بھی نکالو" وہ بولا

"نہیں یہ نہیں دوں گی" ہالا بولتی پیچھے ہونے لگی

"تیری نا کی توایسی کی تیسی" کہتے ہی وہ ہالا کی جانب بڑھا جب ہالا کی چیخ ہوا میں بلند ہوئی

ہالا کی چیخ بلند ہوتے ہی ان میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر اتنی زور سے طمانچہ مارا تھا کہ وہ اوندھے منہ زمین پر جا گری

قسمت سے عبداللہ کا گزر بھی اسی راہ سے ہوا تھا جب اسنے ہالا کی گاڑی دیکھ کر اپنی کار کی سپیڈ سلو کر دی مگر آگے کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھیں لہولہان ہو گئی تھی۔۔۔ ہالا کا وجود زمین پر اوندھے منہ گرا ہوا تھا جبکہ اب وہ دونوں اسکی جانب بڑھ رہے تھے

عبداللہ نے فوراً سے کار روکی اور تیزی سے نکلتے اسکی طرف بھاگا

NOVEL IN URDU

"چھوڑو اسے" وہ ان دونوں پر جھپٹا اور ہالا سے دور کیا۔۔۔ ایک آدمی زمین پر دور جا گرا جبکہ دوسرے نے خود کو سنبھالتے عبداللہ پر جوابی کاروائی کی تھی۔۔۔ عبداللہ اس سے لڑنے میں مصروف تھا جب دور گرے آدمی نے ایک بھاری بھرکم پتھر اٹھایا مگر اس سے پہلے وہ عبداللہ پر حملہ کرتا ہالا نے ایک پتھر سے اسکا نشانہ باندھا۔۔۔

"تیری تو!!!" اپنے سر پر چوٹ لگتے وہ تڑپ اٹھا اور دوبارہ سے ہالا کی طرف بڑھا مگر عبداللہ نے اب اسکو جالیا اور اسکی اچھی خاصی دھلائی کی

پہلے والے نے اپنی پستول اٹھائی اور عبداللہ کا نشانہ باندھتے اسکے بازو میں گولی ماری۔۔۔ عبداللہ چیخ کر زمین پر گر گیا۔۔۔ جبکہ اسکی ایسی حالت دیکھ کر ہالا کی چیخ بھی بلند ہو گئی۔۔۔ تب تک وہ دونوں وہاں سے ہالا کی کار اور اسکا موبائل لیکر بھاگ چکے تھے

"عبداللہ۔۔۔آ۔۔آپ ٹھیک ہوں؟" اسکے بازو سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔۔۔ دانت پر دانت جمائے اسنے خود پر قابو کیا تھا

"جلدی سے ہوسپٹل" عبداللہ صرف اتنا بولا

اسکی بات سمجھتے ہالا نے اسے سہارا دے کر اٹھایا اور کار کی بیک سیٹ پر لٹاتے خود فرنٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کی اور ہوسپٹل کی جانب موڑ دی

وہ آدھے گھنٹے سے اندر تھا جبکہ ہالا بے چین سی باہر چکر لگا رہی تھی۔۔۔اتنے میں اسے ڈاکٹر باہر نکلتی نظر آئی

"ڈاکٹر وہ۔۔۔۔" ہالا نے عبداللہ کے بارے میں پوچھا

"فکر کی بات نہیں گولی نکال دی ہے۔۔۔انشااللہ جلد آرام آجائے گا۔۔۔آپ چاہے تو مل سکتی ہے" ڈاکٹر کی بات پر سر ہلاتے وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔آج ہالا کو ایک عجیب سا خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔کسی اپنے کو کھو دینے کا ڈر۔۔۔پتہ نہیں کیوں مگر عبداللہ کی تکلیف اسے تکلیف پہنچا رہی تھی

"ارے ہالا آؤ نا" عبداللہ جو کسی سے کال پر ہنس کر بات کر رہا تھا ایک دم ہالا کو دیکھ کر گڑبڑا گیا

"کیوں کیا ایسا؟" ہالا نے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے پوچھا تو عبداللہ کو خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہوئی

"کیا کیا میں نے؟" عبداللہ نے اسکے جواب کے ڈر سے ہکلا کر پوچھا

"یہ۔۔۔کیوں کیا ایسا؟" اشارہ اسکی چوٹ کی طرف تھا۔۔۔عبداللہ نے پر سکون سانس خارج کی

"تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا" اسکے گال پر موجود تھپڑ کے نشان کو دیکھتے وہ بولا

"کیوں؟" ہالا نے سوال کیا

"کیوں؟ ہمت ہے اس کیوں کو جاننے کی؟ کیا برداشت کر پاؤں گی جواب میرا۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے جواب دینے سے ہالا۔۔۔ اگر تمہارے اس کیوں کا جواب دے دیا نا میں نے تو پھر واپسی نہیں ہو گی اس راہ سے جس پر چل پڑا ہوں" ڈھکے چھپے لفظوں میں وہ اس پر بہت کچھ واضع کر گیا تھا۔۔۔ اسکا جواب سن کر ہالا اپنی جگہ ان رہ گئی۔۔۔ اتنی بچی نہیں تھی وہ کہ اسکی بات کا مفہوم نا سمجھ سکتی

"چلو تمہیں تمہارے ہاسٹل چھوڑ دوں" عبداللہ کہتا کمرے سے نکل گیا جبکہ ہالا بھی بے جان سی اسکے پیچھے چل دی

ہاسٹل آنے کے بعد بھی پوری رات وہ بس عبداللہ کو سوچتی رہی۔

"یااللہ" وہ اب تھک چکی تھی اسے سوچتے ہوئے مگر عبداللہ تو اسکے ذہن سے نہیں نکل رہا تھا

اسنے کوشش کی مگر لاحاصل۔۔۔ جب وہ سوچ سے نا نکلا تو اسکی اج کی حرکت یاد کر کے مسکرا دی اور بعد میں اسکے الفاظ یاد آتے ہی ہالا کے گال دہک اٹھے

"عبداللہ" سونے سے پہلے یہ آخری لفظ تھا جو اسکے لبوں سے ادا ہوا تھا۔۔۔ ایک میٹھی مگر خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ وہ نیند کی وادی میں چلی گئی تھی

آج صبح وہ یونی پہلے ہی پہنچ گئی تھی اور اب نظریں غیر ارادی طور پر اسے ڈھونڈ رہی تھی جب اسے وہ علی اور شام کے ساتھ نظر آیا۔۔۔جو بھی تھا مگر ہالا کو یوں تین مردوں کے درمیان جانا اچھا نہیں لگا اسی لیے عبداللہ سے بعد میں ملنے کا سوچتی وہ کلاس کی جانب بڑھ گئی

"یار آمنہ ابھی تک نہیں آئی۔۔۔اسنے کل بات کی تھی اپنے ابو سے۔۔۔اور آج اسے مجھے انکا فیصلہ سنانا تھا" علی مضطرب سا موبائل دیکھتے بولا

"مے بی اسکے ابو نے اسے غصے میں قید کر دیا ہوں" عبداللہ سیگرٹ کے کش لگاتا بولا

"بکواس نا کر" علی اسے گھورتے بولا جس کا اسنے خاطر خواں اثر نہیں لیا

"ویسے یار میری مان لے چھوڑ دے اسے یہ محبت وحبت کچھ نہیں ہوتی" عبداللہ نے اسے سمجھایا

"ارے ایسے کیسے کچھ نہیں ہوتی" علی چہک کر بولا

جانتے ہوں شارخ خان نے کہا تھا۔۔۔زندگی میں محبت بھی ایک بار ہوتی ہے اور شادی بھی"

وہ فلمی دنیا میں پہنچا بڑے ترنگ سے بولا

"ہاں اور پھر اسی کمینے نے اسی فلم میں محبت بھی دوسری بار کی اور شادی بھی"

سیگرٹ کا آخری کش لگاتا وہ مخصوص بھاری لہجے میں بولتا

اسے واپس اصلی دنیا میں کھینچ لایا

"بکواسی انسان" علی اسے گھور کر بولا جب اسکے موبائل پر آمنہ کی کال آنے لگی۔۔۔ کال سن کر علی کے طوطے اڑ گئے۔۔۔ اسنے عبداللہ کو گھوراجو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کال کاٹ کر وہ عبداللہ کی جانب غصے سے بڑھا

"تم کالی زبان والے۔۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے" علی تو عبداللہ کو مار دینے کے درپر تھا

"تو پہلے بتائے گا بھی کہ ہوا کیا ہے؟" شام نے اسے عبداللہ سے پرے دھکیلتے پوچھا

"یار آمنہ کے ابو نے اسکا نکاح کل ہی رکھ دیا ہے اسکے کزن کے ساتھ اور اسے بھی کمرے میں بند کر دیا ہے۔۔۔ اسنے بہت مشکل سے اپنی بہن سے موبائل مانگ کر مجھے کال کی ہے۔۔۔۔ اب، اب کیا ہوگا۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا" علی پریشانی سے بولا تو عبداللہ نے اپنی سگرٹ پیر کے نیچے مسلی اور اسے دیکھنے لگا

"چلو" وہ قدم آگے بڑھاتے بولا

"کہاں؟" علی حیران ہوا

"آمنہ کے گھر اسکے ابو سے بات کرنے چلو چلے۔۔۔ اس سے پہلے کے دیر ہو جائے" عبداللہ بولا تو ان دونوں نے حیرانکن نظروں سے اسے دیکھا

"تو سیریس ہے؟" شام نے پوچھا

"ایکدم سیریس۔۔۔ اب نکلو" عبداللہ کی بات پر وہ دونوں اسکے پیچھے نکل گئے

ہالا کو آف ہوئے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا مگر اسے عبداللہ کہی نظر نہیں آیا ایک عجیب سی بے چینی تھی جو اس کے دل کو لاحق تھی

اسکے پاس تو موبائل بھی نہیں تھا۔۔ گھر بھی حادثے کی اطلاع اسنے اپنی روم میٹ سے موبائل لیکر کی تھی

وہ بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی جب وہ تینوں ہنستے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ مارتے اسی کی طرف آتے اسے نظر آئے

ہالا دل چاہا کہ وہ بھاگ کر اس کے پاس جائے اور پوچھے اسے کہ کہاں تھا وہ۔۔۔۔ مگر دل پر بند باندھ لیا

"عبداللہ؟" ہالا نے اسے پکارا جو اب اکیلا بینچ پر بیٹھا تھا جبکہ علی اور شام کینٹین گئے تھے

"ارے ہالا آؤ نا" عبداللہ اسے دیکھ کر مدھم سا مسکرایا۔۔۔ جبکہ ہالا کی نظر اسے چہرے پر پڑے تھپڑ کے نشان پر گئی

"یہ کیا ہوا آپ کو؟" ایک دم بے قراری سے پوچھتے وہ اسکے تھوڑا نزدیک بیٹھ گئی

"وہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔۔کچھ خاص نہیں" عبداللہ ہنستا بولا

"عبداللہ!!!!" ہالا نے اسے گھورا۔۔۔۔ انداز وارنگ زدہ تھا

"اوکے آمنہ کے ابو نے خاطر تواضع کی" عبداللہ چڑا

"ہے؟ مگر کیوں؟" ہالا۔ حیران ہوئی

"وہ آمنہ کے ابو۔۔۔اسکی شادی کروا رہے تھے کہی اور۔۔۔ بس پھر ان سے بات کرنے گیا تھا تو یہ تحفہ ملا" عبداللہ۔ بولا تو ہالا ہنس دی جس پر عبداللہ نے اسے ناراضگی سے گھورا

"سوری" ہالا مسکراہٹ دبائے بولی

"ویسے تھپڑ سے یاد آیا۔۔۔ ان دونوں آدمیوں میں سے کسی نے تمہیں تھپڑ مارا تھا نا۔۔۔ کون تھا وہ؟اور ہاں پولیس کو انفارم کیا؟" عبداللہ نے اچانک سوال پوچھا

"انہوں نے تو رومال سے چہرے ڈھکے تھے شکل یاد نہیں۔۔۔ ہاں مگر جس نے تھپڑ مارا تھا اسکی کلائی پر ایک پھول کا ٹیٹو تھا۔۔۔ اور پولیس کو بتانے کے لیے میرا من راضی نہیں۔۔۔۔ ویسے بھی پولیس کیا کرلے گی" ہالا بولی تو عبداللہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا

"ویسے جب تم سب کچھ دے چکی تھی تو پھر انہوں نے ایسا کیوں کیا؟" عبداللہ کو یہ سوال چین نہیں لینے دے رہا تھا

"اسکی۔ وجہ سے" ہالا نے اپنے گلے سے چین نکال کر عبداللہ کو دکھائی

"یہ میری امی کی ہے انہوں نے مانگی میں نے منع کر دیا۔۔۔ اسی لیے" ہالا نم آنکھوں سے چین کو دیکھتے بولی تو عبداللہ کو بھی کچھ یاد آیا

"بہت محبت ہے نا اپنی مام سے تمہیں" عبداللہ کا لہجہ کچھ بدلا سا تھا

"بہت زیادہ" ہالا چین کو چومتے بولی

"مجھے بھی تھی بہت" عبداللہ کی آواز میں ایک درد شامل تھا۔۔۔اس سے پہلے ہالا اس سے پوچھ سکتی اسے علی اور احتشام آتے نظر آئے

"ارے ہالا آپ یہاں کیسی ہے؟" علی اور شام واپس آئے تو اسے دیکھ کر چونک گئے

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔آپ بتائے ہونے والے دولہا صاحب آپ کیسا محسوس کر رہے ہے؟"

ہالا نے پوچھا تو علی ہنس دیا

"بہت اچھا۔۔۔۔بہت زیادہ اچھا اور یہ سب کچھ صرف عبداللہ کی وجہ سے ہوا ہے وہ نا ہوتا تو شائد یہ سب نا ہو پاتا" علی محبت سے عبداللہ کی جانب دیکھتے بولا جس نے خفگی سے اسے دیکھا

"وہ تو ہے" ہالا بھی عبداللہ کی جانب دیکھتے بولی تو عبداللہ کو اسکی آنکھوں میں خود کے لیے کچھ الگ محسوس ہوا جس پر وہ مسکرا دیا

"اچھا بھئی آف ہو گیا ہے گھر جانا بھی ہے یا نہیں" شام بولا

"یار میں تو جا رہا ہوں۔۔۔۔ماما پاپا کو بھی بتانا ہے" علی نے جواب دیا

"رک میں بھی تیرے ساتھ چلتا ہوں" شام اسکے ساتھ ہی نکل گیا اب صرف وہ دونوں رہ گئے تھے۔۔۔۔ تھوڑی دیر تک دونوں کے مابین خاموشی رہی جب ہالا کو اسامہ اپنی طرف آتا نظر آیا۔ جبکہ عبداللہ جو اسامہ کو آتے دیکھ چکا تھا اسکی بات سمجھ گیا۔

"چلو ساتھ چلتے ہیں۔۔۔ویسے بھی تمہارے پاس کوئی ٹرانسپورٹ نہیں ہے, میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں" عبداللہ بولا تو ہالا نے سر نفی میں ہلایا

"نہیں اسکی ضرورت نہیں ٹیکسی سے چلی جاؤں گی میں" ہالا اسے منع کرتی وہاں سے نکل گئی جبکہ عبداللہ نے غصے سے جبڑے بھینچ لیے۔۔۔ اب اتنی بھی کیا پارسائی۔۔۔ کل بھی تو چھوڑا تھا نا اسنے۔۔۔

" نخرے نور جہاں کے " عبداللہ اسکی پشت دیکھتے بڑبڑایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

علی اور آمنہ کی شادی کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھی۔۔۔ آمنہ کے ابو پہلے پہل تو ناراض رہے مگر جب علی سے ملے ۔۔۔ اسے جانچا تو احساس ہوا کہ وہ ایک اچھا لڑکا تھا۔۔۔۔ اسی لیے اب وہ بھی خوش تھے

سب کچھ ٹھیک تھا ماسوائے عبداللہ کے جسے آجکل اپنی طبیعت ٹھیک نہیں محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔ وہ بیمار سا رہنے لگا تھا۔۔۔۔ نجانے کیوں۔۔۔

عبداللہ کا وزن پہلے کی نسبت کم ہو گیا تھا۔۔۔۔ چہرے کا رنگ بھی پیلا ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ اسے بہت دفع الٹیاں بھی ہوئی تھی۔۔۔۔ اسکے پیٹ میں کبھی کبھار شدید درد رہتا۔۔۔۔ جس پر وہ پیناڈول کھا لیتا۔۔۔ آج بھی علی کی برات تھی جبکہ عبداللہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی تھی۔۔۔ برات رات کی تھی جبکہ ابھی صبح کے گیارہ بجے ہوئے تھے

اس وقت وہ عمیر کے ساتھ تھا۔۔۔ جو کہ اسکے بھائی کے بزنس پارٹنر یاسین صاحب کا بیٹا اور اسکا دوست بھی تھا۔۔۔ عمیر اسے اپنے اور سروج کے بارے میں بتا رہا تھا یہی کے اسے سروج سے کتنی محبت ہے اور یہ کہ خالص محبت کرنے والے بار بار نہیں ملتے

" تمہیں پکا یقین ہے کہ تمہیں اس سے محبت ہے؟" عبداللہ نے اس سے پوچھا

"ہاں" عمیر دھیمی مسکان لیے بولا

"اچھا اور وہ کیسے؟" عبداللہ نے جانچنا چاہا

"کیونکہ میں اسکی بہت عزت کرتا ہوں۔۔" عمیر بولا تو عبداللہ نے اسے حیران کن نظروں سے دیکھا بھلا یہ کیسا جواب ہوا

" محبت کا دوسرا نام عزت ہوتا ہے عبداللہ۔۔۔۔ جہاں عزت نہیں وہاں محبت نہیں۔۔۔ جب تم کسی کی دل سے عزت کرنے لگوں نا تو سمجھ لینا کہ تمہیں اس سے محبت ہے۔۔۔" عمیر بولا تو عبداللہ ہنسنے لگا اور ہنستے ہنستے اسے کھانسی کے دورے پڑے تبھی عبداللہ منہ پر ہاتھ رکھے واشروم کی طرف بھاگا اور

الٹیاں کرنے لگا۔۔۔۔ عمیر جو اسکے پیچھے اندر واشروم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اسکی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا اور فوراً سے ایمبولینس کو کال ملائی

عبداللہ کے تمام ٹیسٹ کیے گئے تھے۔۔۔ ڈاکٹرز کو رپورٹ سے کچھ خاص امید نہیں تھی۔۔۔ عبداللہ کی حالت کے پیش نظر ڈاکٹرز کو شک تھا کہ اسے شائد کینسر ہوں۔۔۔ جب کہ یہ بات سن کر عمیر کے تو ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔ لیکن اس نے کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے ڈیسائڈ کیا تھا کہ وہ رپورٹس نے کا انتظار کرے گا

ہوسپٹل سے واپسی کا پورا راستہ عمیر کا مختلف سوچوں میں گزرا۔۔۔ گاہے بگاہے وہ نظر ساتھ بیٹھے عبداللہ پر بھی ڈال لیتا جو سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔۔۔ مگر عمیر کا بار بار اسے دیکھنا وہ محسوس کر سکتا تھا

"کیا بات ہے بڈی۔۔۔ نوٹ کر رہا ہوں کہ جب سے تم ڈاکٹر سے ملے ہوں کچھ پریشان سے ہوں ۔۔۔۔ کیا کوئی سیریس ایشو ہے؟" عبداللہ نے آنکھیں کھول کر اس سے پوچھا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں!!" عمیر نے جھٹ سے سر نفی میں ہلایا

"مگر کچھ تو ہے جو تم اتنا پریشان ہوں" عبداللہ نے اب اپنا رخ عمیر کی جانب کر لیا تھا

''ڈاکٹر نے کہاں ہے تمہیں ویکنیس ہوئی ہے بہت۔۔۔۔ تم پراپر ڈائٹ نہیں لیتے اور یہ بھی کہ تم سموکنگ بہت کرتے ہوں۔۔۔۔ جانتے ہوں نا کتنی سموکنگ صحت کے لیے کتنی نقصان دہ ہے''
عمیر اسے اپنے تئ سمجھاتے بولا تو عبداللہ ہنس دیا

''نہیں چھوڑ سکتا'' عبداللہ نے سر نفی میں ہلایا

''کیوں؟'' عمیر نے ابرو اچکائے پوچھا

''میرے غم کی دوا ہے یہ'' وہ بہت تو لہجہ کرب ناک تھا۔۔۔ عمیر کو اس پر افسوس ہوا

بارات میرج ہال پہنچ چکی تھی۔۔۔۔ عبداللہ کی حالت بھی اب قدرے بہتر تھی۔۔۔بزنس تعلقات کی بنا پر عمیر بھی شادی میں شریک ہوا تھا۔۔۔۔۔ مگر اسے عبداللہ کی فکر لاحق تھی جو سب سے بے نیاز بھنگڑے ڈالنے میں مگن تھا

''یار کب آئے گی؟'' نکاح کے بعد بے چین سا علی کب سے آمنہ کی راہ تک رہا تھا

''آجائے گی۔۔۔ کیوں باولا ہو رہا ہے'' شام اسکے سر پر ایک چپت رسید کرتے بولا

''دیکھ شام بعض آجا ویسے بھی میں دولہا ہوں'' علی شام کو انگلی دکھاتے بولا۔۔۔۔۔ جب اچانک پورے ہال کی لائٹس بند ہو گئی اور سپاٹ لائٹ میں آمنہ آتی نظر آئی۔۔۔۔اسکی بائیں جانب اسکی بہن، جب کے دائیں جانب ہالا تھی

ہالا جب نظریں اٹھائے علی کو دیکھا تو غیر ارادی طور پر نظریں عبداللہ پر جا ٹکی جو بلیک پینٹ کوٹ میں بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ مگر نجانے کیوں ہالا کو اسکی شکل مرجھائی سی لگی۔۔۔۔۔۔ آمنہ کو اسکی بہن تھامے آگے لے گئی تھی جبکہ ہالا اپنی راہ میں رکی بس عبداللہ کو دیکھے جا رہی تھی

"کیا وہ بیمار ہے؟" یہ سوال اسکے ذہن میں آیا

"مجھے کیا؟" فوراً اپنے سوال کی تردید کی

"لیکن اگر اسکی طبیعت زیادہ خراب ہوئی؟۔۔۔" ایک اور سوال ذہن میں آیا۔۔۔

جبکہ دور کھڑا عبداللہ جو اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کر رہا تھا۔۔۔ چہرہ گھمائے ہالا کو دیکھا تو اسے خود کو تکتے پایا۔۔۔ عبداللہ کے دیکھنے پر بھی وہ اسے دیکھتی رہی جیسے اسکی نظریں قابو میں نہ ہوں

"تو یہ ہے ہالا؟" عمیر نے عبداللہ کے برابر کھڑے ہوئے پوچھا تو عبداللہ کا سر خود بخود اثبات میں ہل گیا

"لڑکی اچھی لگتی ہے۔۔۔ مگر جو تو اس کے ساتھ کرنے جا رہا ہے وہ بہت غلط ہے" عمیر بولا تو عبداللہ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ آمنہ اور علی کو دیکھنے لگا جو اب ساتھ بیٹھے سب سے مبارک باد وصول کر رہے تھے

"میں کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔ بس اتنا واضع کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی کے جانے سے کوئی مر نہیں جاتا" عبداللہ سخت لہجے میں بولا

وہ اس وقت کس درد، کس تکلیف میں تھا عمیر اچھے سے سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔اسی لیے اسنے خاموش رہنا بہتر سمجھا۔۔۔۔۔۔وہ بس اللہ سے اسکے لیے ہدایت کی دعا ہی مانگ سکتا تھا

اسے کب سے سیگرٹ کی طلب محسوس ہورہی تھی مگر عمیر اس پر پہرہ ڈالے ہوئے تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں عمیر کو کوئی جاننے والا مل گیا تھا۔۔۔ عبداللہ کو یہی سہی موقع لگا اور وہ سب سے چھپتے چھپاتے، بچتے بچاتے ہال سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔۔ ہالا جو کب سے عبداللہ سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہی تھی وہ فوراً اسکے پیچھے گئی۔۔

"آپ ٹھیک ہے؟" عبداللہ کو اکیلے پا کر ہالا نے فوراً اس کے پاس جاکر اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔جو سیگرٹ منہ میں دبائے لائٹر سے اسے جلا چکا تھا

"اوہ ہالا کیسی ہوں؟" عبداللہ نے مسکراہ کر پوچھا

"مجھے چھوڑے اپنا بتائے آپ ٹھیک ہے؟" ہالا کے لہجے میں بے انتہا فکر تھی

"ہاں ٹھیک ہوں" عبداللہ آرام سے بولا

"نہیں آپ ٹھیک نہیں ہے" ہالا نے سر نفی میں ہلایا

"اچھا اور تمہیں کیسے پتہ؟" عبداللہ نے حیرت اور مسکراہٹ کے ملے جلے تاثرات لیے پوچھا

"آپ کی شکل بیان کر رہی ہے سب کچھ۔۔۔۔۔۔آپ بیمار ہے۔۔۔۔۔ڈاکٹر کو چیک کروایا؟" عبداللہ کو اب اسکے سوالوں سے الجھن سی ہو رہی تھی

"ہالا، ہالا، ہالا میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔ہاں ڈاکٹر کے پاس گیا تھا۔۔۔ڈاکٹر نے کہاں ہے کہ مجھے پراپر ڈائٹ کی ضرورت ہے بس۔۔۔۔زیادہ کچھ نہیں" عبداللہ نے جواب دیا تو ہالا نے اللہ کا شکر ادا کیا

"اللہ کا شکر ہے۔۔۔اور یہ اسے چھوڑے آپ" اللہ کا شکر ادا کرتے ہی ہالا نے اسکے ہاتھ سے سگرٹ کھینچ کر زمین پر پھینکی۔۔۔۔۔عبداللہ تو اسکی اس دیدہ دلیری پر حیران رہ گیا

"جب معلوم ہے طبیعت ٹھیک نہیں تو کیوں پی رہے ہیں۔۔۔۔اتنی بھی کیا طلب کہ انسان اپنی صحت کا بھی خیال نا رکھے" ہالا اس پر برس رہی تھی جبکہ وہ پر سکون سا سینے پر دونوں بازو باندھے اسے دیکھ رہا تھا

NOVEL IN URDU

اسنے انتظار کیا اس کے چپ ہونے کا

"بول لیا جتنا بولنا تھا۔۔۔۔۔فرسٹیشن ہوئی کم؟ اب میری سنوں یہ میری زندگی ہے ہالا صرف میری زندگی۔۔۔اس پر کسی کا حق نہیں۔۔۔۔میں کسی کو اجازت نہیں دیتا کہ کوئی یوں بے جا میری زندگی میں دخل انداز ہوں۔۔۔۔کسی کا مطلب کسی ہوتا ہے۔۔۔۔سمجھی؟"

"اور ہاں ایک اور بات۔۔۔۔۔اتنی بے فکری، بے قراری بھی اچھی نہیں ہالا حسن۔۔۔۔انسان کو مار دیتی ہے یہ" اسکے کان کے پاس جھکتے وہ سرگوشی نما آواز میں بولتا ہال کے اندر چلا گیا تھا

جبکہ ہالا اپنا سن وجود لیے اسکی باتوں کے زیر اثر تھی۔۔۔۔۔۔۔ کسی؟ تو کیا وہ اسکے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔۔۔ کیا وہ اسکے لیے کسی ہوگئی تھی۔۔۔۔۔۔ یہ سوچ ہی تکلیف دہ تھی ہالا حسن کے لیے۔۔۔۔اسے کسی نہیں بننا تھا۔۔۔۔۔ عبداللہ کی زندگی میں تو بلکل بھی نہیں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہالا اور عبداللہ کی آخری ملاقات کو مہینے سے اوپر ہوگیا تھا۔۔۔ ان کا ساتواں سمسٹر ختم ہوچکا تھا اور اب چھٹیوں کے بعد انٹرنشپ یعنی کے آٹھواں سمسٹر شروع ہونا تھا۔۔۔۔ ہالا نے عبداللہ کو ہر طریقے سے اگنور کیا تھا۔۔۔۔ وہ کوئی بات بھی کرنے آتا تو ہوں ہاں میں جواب دیتی۔۔۔۔ اور اسے دور ہی رہتی۔۔۔ مگر اب ایک ہفتہ ہوگیا تھا یونی کو آف ملے اور وہ عبداللہ کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ اور وہ فائنلز کے بعد سے غائب تھا اسکی آسائنمنٹ بھی ہالا نے خود بنا کر سبمٹ کروائی تھی۔۔۔۔ ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ اس دل کا کیا کرتی جو اسکی ایک جھلک دیکھ کر دھڑک اٹھتا تھا۔۔۔۔ آج کل اسکے دن بے کیف سے گزر رہے تھے۔۔۔۔۔ جب اسے آمنہ سے عبداللہ کی خراب طبیعت کے بارے میں معلوم ہوا۔۔۔۔ اور یہ بھی کہ وہ ٹائیفائیڈ کی وجہ سے ایک ہفتے سے ہوسپٹلائزڈ ہے۔۔۔۔۔ پہلے اسکا غائب ہونا اور اب ہوسپٹل ہالا کو نجانے کیوں کچھ عجیب سا محسوس ہورہا تھا وہ عبداللہ سے ملنا چاہتی تھی۔۔۔ اسے بس ایک بار دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ اور آخر کار دل کی آواز پر لبیک کہتے وہ اسے ملنے ہوسپٹل چلی گئی۔۔۔ آمنہ اور علی ہنی مون پر گئے تھے جبکہ شام بھی اپنی فیملی کے ساتھ دبئی اپنے کزن کی شادی پر گیا تھا۔۔۔۔ ہالا ابھی تک اپنے گھر نہیں ںگئی تھی بلکہ وہ ہاسٹل میں ہی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

ریسپشن پر پہنچ کر ہالا نے عبداللہ کے بابت پوچھا جب اسے اسکا روم نمبر بتایا گیا۔۔۔۔۔ تیز قدم اٹھاتی وہ عبداللہ کے روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔ وہ اندر داخل ہوئی تو وہاں نرس کو زبردستی عبداللہ کو سوپ پلانے کی کوشش کرتے دیکھ کر حیران ہوئی

"عبداللہ؟" ہالا نے اسے پکارا جو بچوں کی طرح نرس کو تنگ کررہا تھا۔۔۔۔ جب نرس کو سائڈ پر کرتے عبداللہ نے ہالا کو دیکھا تو یکلخت ہالا کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔ آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے۔۔۔

چہرے کا زرد رنگ۔۔ مرجھایا چہرہ

"ارے ہالا آؤ" نقاہت کے سبب اسکی آواز بھی سہی سے نکل نہیں پارہی تھی

"عبداللہ یہ سب۔۔۔۔۔۔" ہالا سے کچھ بولا نہیں جارہا تھا

"وہ بخار۔۔ بس اور کچھ نہیں" عبداللہ کھانستے ہوئے سر نفی میں ہلائے بولا تو ہالا کا دل بیٹھنے لگا

"سر پلیز سوپ پی لیجیے۔۔۔۔ ورنہ آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی۔۔۔ میم آپ سمجھائے سر کو صبح سے کچھ نہیں کھایا انہوں نے" نرس مجبور سی بولی

"لائیے یہ مجھے دے۔۔۔ آپ جائے" اسکے ہاتھ سے سوپ کا پیالہ لیکر ہالا نے اسے جانے کو بولا اور خود عبداللہ کے پاس بیٹھے چمچ اسکے منہ کی جانب کیا

عبداللہ نے نخرے تو بہت دکھائے مگر ہالا نے بھی اسے سوپ پلا کر دم لیا۔۔۔ عبداللہ تب سے ہالا کو دیکھے جارہا تھا جس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو چمک رہے تھے۔۔۔۔۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہوں؟" کمزور سی آواز میں اس نے پوچھا

"آپ کی وجہ سے" ہالا اسے دیکھ کر ناراضگی سے بولی

"میری وجہ سے کیوں؟" عبداللہ نے حیرت سے سوال کیا

"آپ بس ٹھیک ہو جائے" وہ سوال کے بدلے صرف اتنا بول پائی

"اس سے کیا ہو گا؟" عبداللہ نے ہنس کر پوچھا

"مجھے نہیں معلوم کیا ہو گا۔۔۔ کیا نہیں ہو گا۔۔۔ معلوم ہے تو بس اتنا کہ آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔ یوں نہیں دیکھ سکتی آپ کو" وہ بولی

"کیوں نہیں دیکھ سکتی مجھے یوں؟" عبداللہ نے پوچھا

"جواب ضروری نہیں" ہالا نے سر نفی میں ہلایا

"میرے لیے ہے" عبداللہ زور دیتا بولا

"بس یہ جان لے کہ آپ اہم ہے میرے لیے" ہالا اسکی جانب دیکھتے بولی

"اوہ!!! تو مطلب محبت ہو گئی ہے مجھ سے؟" عبداللہ مزاحیہ انداز میں ہنستے بولا

NOVEL IN URDU

"اگر اسے محبت کہتے ہے تو ہاں ہو گئی ہے محبت آپ سے۔۔۔۔۔کب کیسے نہیں معلوم۔۔۔۔۔۔بس اتنا پتہ ہے کہ آپ کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی" ہالا نڈر انداز اپنائے اسے دیکھتے بولی

اور عبداللہ۔۔۔۔۔جو کبھی ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتا تھا۔۔آج اسے ڈر لگنے لگا تھا ان آنکھوں سے۔۔۔۔۔آنکھوں میں جھلکتی اس محبت سے۔۔۔۔۔۔مگر سب سے زیادہ ڈر اسے اپنے دل سے لگا تھا جو محبت کا اظہار سن کر دھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔۔عبداللہ نے رخ موڑ لیا تھا۔۔اسکے اس عمل سے ہالا کو تکلیف پہنچی تھی۔۔۔۔مگر وہ خاموش رہی

"اب میں چلتی ہوں کل انشااللہ پھر آؤں گی آپ سے ملنے" ہالا نے باؤل سائڈ پر رکھا اور کمرے سے باہر نکل گئی جب ایک آنسو عبداللہ کی آنکھ سے ٹوٹ کر اسکی داڑھی میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔

اب تو یہ روز کا معمول بن گیا تھا۔۔۔۔ہالا روزانہ عبداللہ سے ملنے ہسپتال آتی۔۔۔۔۔۔مگر اسے ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عبداللہ کو بخار تو نہیں تھا تو پھر وہ کیوں ہوسپٹلائزڈ تھا۔۔۔۔۔جسے ڈاکٹر نے فوڈ پوائزنگ بتایا تھا۔۔۔۔ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ عبداللہ کا معدہ باہر کا کھا کر اتنا خراب ہو چکا ہے کہ اب وہ کچھ بھی ڈائجسٹ نہیں کر پا رہا اسی لیے اسے ہوسپٹل میں رکھا گیا ہے۔۔۔۔۔۔یہ وجہ سن کر ہالا کو مکمل طور پر تو نہیں مگر کافی حد تک تسلی مل گئی تھی

انہی دنوں میں ہالا کی عمیر سے بھی ملاقات ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر ہالا کو یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ عبداللہ کی فیملی میں سے کوئی کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔ عبداللہ نے اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ اسکا کوئی رشتہ دار نہیں۔۔۔ ہالا کو معلوم تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے مگر خاموش رہی

ہالا نے عبداللہ کو ہر طریقے سے اپنی محبت کا احساس دلایا تھا اور عبداللہ جو محبت کی نفی کرتا تھا وہ بھی آہستہ آہستہ اسکا گرویدہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ انتظار کیا کرتا تھا ہالا کے آنے کا۔۔۔۔ وہ ہر وقت دروازے کو دیکھتا رہتا نجانے کب وہ اس سے اندر داخل ہو گی۔

"نو، نو، نو مسٹر عمیر آپ سمجھ نہیں رہے۔۔۔ عبداللہ کا جگر مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے۔۔۔۔ حد سے زیادہ سموکنگ نے مکمل طور پر انکا لیور ڈیمج کر دیا ہے۔۔۔ ہمیں فورا لیور ٹرانسپلانٹ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔ ورنہ ایم سوری ہم انہیں بچا نہیں پائے گے۔۔۔۔۔ اور ویسے بھی لیور ٹرانسپلانٹ کے بعد بھی بچنے کی چانسز صرف تیس فیصد ہے" سوتے ہوئے عبداللہ کے سر پر کھڑا ڈاکٹر اسکی رپورٹس دیکھ کر عمیر کو بتا رہا تھا جو اپنی جگہ سن ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔ کچھ مزید باتوں کے بعد ڈاکٹر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ پیچھے کھڑا عمیر ایک افسوس بھری نگاہ عبداللہ پر ڈالتا ڈاکٹر کے پیچھے نکل گیا اس بات سے بے خبر کہ بیڈ پر لیٹا وجود سب کچھ سن چکا تھا۔۔۔۔۔۔ عمیر کے باہر نکلتے ہی عبداللہ نے اپنی آنکھیں کھول لی۔۔۔۔۔۔ خالی نظروں سے وہ بس چھت کو گھورے جارہا تھا۔۔۔۔ ان خالی ویران آنکھوں میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ اچانک آنکھوں میں پانی بھرنا شروع ہوا اور قطرے دونوں آنکھوں سے نکلنا شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

ہالا آج عبداللہ کے لیے اسکی فیورٹ چاکلیٹس لائی تھی۔۔۔ اسنے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ آج عبداللہ سے جواب لیکر رہے گی۔۔۔۔۔اسنے دیکھا تھا عبداللہ کی آنکھوں کو، ان میں بہتے جذبات کو مگر نکانے وہ کیا وجہ تھی جو اسے روکے ہوئے تھی۔۔۔ مگر وہ فیصلہ کرچکی تھی کہ آج کو عبداللہ کی دل کی بات جان کر رہے گی

"اگراس نے تردید کردی میرے جذبوں کی؟" یہ خیال اسکے ذہن میں آیا

"اُفف اچھا اچھا سوچوں ہالا حسن" وہ خود کو ڈپٹتے بولی

"اور اگر اسنے اپنا لیا میرے جذبوں کو؟" یہ خیال آتے ہی ایک خوبصورت مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی

مسکراہٹ دبائے وہ کمرے میں داخل ہوئی تو بیڈ کو خالی پایا۔۔۔۔۔ اچانک لبوں سے مسکان غائب ہوئی

"عبداللہ!!" اسکے دل کو کچھ ہوا

اتنے میں ایک نرس کمرے میں داخل ہوئی

"سسٹر!!" ہالا نے اسے پکارا

"جی؟"اسنے سوال کیا

"وہ یہ۔۔۔۔ میرا مطلب یہاں جو پیشنٹ تھے؟" ہالا نے دھڑکتے دل سے پوچھا

"اوہ وہ تو چلے گئے" نرس کندھے اچکائے بولی

"چلے گئے مطلب؟" ہالا کو سمجھ نہیں آیا

"جی وہ کل رات ہی ڈسچارج ہو کر جا چکے ہے" نرس کی بات پر ہالا نے سکون کا سانس لیا

وہ ہوسپٹل سے نکلتے تیزی سے اپنے کار کی جانب بڑھی

"ہالا" اسنے مڑ کر دیکھا تو اسامہ وہاں کھڑا تھا

"ابھی نہیں اسامہ مجھے عبداللہ سے ملنے جانا ہے" ہالا تیز لہجے میں بولتی کار کا دروازہ کھول چکی تھی

"وہ جا چکا ہے ہالا" اسامہ اسکے پاس آخر بولا

"ہاں مجھے معلوم ہے۔۔۔۔ وہ ڈسچارج ہو کر گھر جا چکا ہے" ہالا اسامہ کو دیکھتے بولی

"نہیں ہالا۔۔۔۔ افف میں تمہیں کیسے سمجھاؤ۔۔۔۔ وہ، وہ یہ شہر چھوڑ کر جا چکا ہے ہالا۔۔۔۔۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے" اسامہ اسکا بازو تھام کر اسے اپنے سامنے کیے بولا

"کیا بکواس کر رہے ہوں" ہالا غصے سے اپنا بازو چھڑواتے بولی

"بکواس نہیں ہے ہالا۔۔۔۔۔ سچ ہے یہ۔۔۔۔۔ یہ سب۔ یہ سب ڈرامہ تھا ہالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہیں خود سے محبت کروانے کے لیے عبداللہ نے یہ سب کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کار کا تم سے ایکسیڈینٹ ہونا، عبداللہ کا تمہیں بچانا۔۔۔۔ وہ گنڈوں کا حملہ، سب کچھ پری پلین تھا۔۔۔ اور تو اور عبداللہ نے علی اور

آمنہ کی مدد بھی صرف اسی لیے کی تھی تاکہ وہ تمہاری نظر میں اچھا بنے" اسامہ بولتا چلا گیا جبکہ ہالا دونوں بازو سینے پر باندھے اسے دیکھے جارہی تھی

"ہوگیا تمہارا۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا اسامہ تم کچھ بھی بکواس کروں گے اور میں مان لوں گی۔۔۔۔۔ نہیں اسامہ اب نہیں آوں گی میں تمہاری باتوں میں۔۔۔۔۔ اور ہاں میں جارہی ہوں عبداللہ کے پاس" ہالا اسے بولتے دوبارہ کار کی جانب مڑی

"ٹھیک ہے مت یقین کروں میری بات کا بس ایک بار اسے دیکھ لو" اسامہ نے اپنے موبائل سے ایک وڈیو پلے کرکے ہالا کو دکھائی۔۔۔۔ جیسے جیسے وڈیو آگے ہوتی گئی۔۔۔ ہالا کے تاثرات بدلتے گئے۔۔۔۔۔۔۔ وہ یقین نہیں کر پارہی تھی

"یہ!!!" ہالا سے کچھ بولا نا گیا

"یہ سب کچھ پلین تھا ہالا۔۔۔۔۔۔۔ عبداللہ کی ضد تھی تم۔۔۔۔۔۔ ہالا بہت محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔ وہ، وہ تو ت، ہاری محبت کے قابل بھی نہیں تھا، پلیز ہالا بھول جاؤ اسے۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنا لو۔۔۔۔۔ پلیز" اسامہ اسکے دونوں ہاتھ تھامتے بولا تو ہالا نے اپنے ہاتھ آزاد کروائے اور سر نفی میں ہلاتے تیزی سے کار میں بیٹھے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

ڈیڑھ سال بعد

"مائز۔۔۔۔ مائز اٹھ جاؤ۔۔۔۔ دیر ہورہی ہے" کمرے کا دروازے بار بار کھٹکھاٹے وہ بولی

"آیا" مائز کی سوئی ہوئی آواز کانوں سے ٹکڑائی تو اس نے سکون کا سانس لیا

"کیا ہوا جاگا؟" ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی زکریہ آپا نے پوچھا

"جی فائنلی جاگ گیا" ہالا مسکراتے بولی اور کرسی پر بیٹھ کر اپنے لیے کپ میں چائے نکالنے لگی

"اچھا ہالا وہ جو اس دن لڑکی آئی تھی مائز کو لیکر بھلا سا نام تھا اسکا۔۔۔۔۔۔" زکریہ آپا سوچتے بولی

"کون فریحہ ؟" ہالا نے کپ لبوں کو لگایا

"ہاں وہی۔۔۔۔۔ وہ بچی یہی رہتی ہے ہماری سوسائٹی میں سوچ رہی ہوں اسے گھر کھانے پر بلا لوں اسکی فیملی کے ساتھ" زکریہ آپا پرسوچ انداز میں بولی

"جیسے آپ کی مرضی" ہالا نے جواب دیا

"بس کردے اب اتنا بھی کوئی احسان عظیم نہیں کیا اسنے۔۔۔ ویسے بھی چوٹ بھی اسی کی وجہ سے لگی تھی مائز کو" ٹیبل پر آتی نیلم منہ بنائے بولی تو ہالا نے مسکراہ کر سر نفی میں ہلایا

"نیلم ! !" زکریہ آپا تنبیہ انداز میں بولی

"گڈ مارننگ" مائز وہاں آکر چہکتی آواز میں بولا

"گڈ مارننگ" نیلم نے مسکراہ کر اسے جواب دیا

"سلام لیتے ہے" ہالا نے اسے ٹوکا تو زکریہ آپا مسکراہ دی

"اچھا نا" مائز بچوں کی طرح بولتا زکریہ آپا کے ساتھ جا بیٹھا

''اچھا آج رات ہم سب پارک جائے گے او کے'' مائز نے اعلان کیا تو سب سے سر اثبات میں ہلا دیا

''او کے'' ہم آواز سب کا جواب آیا

''او کے میں چلتی ہوں میرا انٹرویو ہے اللہ حافظ'' نیلم بولتی جلدی سے نکل گئی

''میں بھی یونی جارہا ہوں'' ناشتہ ختم کرتے ہی مائز بولا

اب صرف ہالا اور زکریہ آپا رہ گئے تھے ٹیبل پر

''تم آفس کب سے جوان کروں گی؟'' زکریہ آپا نے اس سے پوچھا

''وہ آپا میں نے سوچھا ہے کہ میں آفس جوائن نہیں کروں گی'' ہالا نے جواب دیا

''تو پھر؟'' زکریہ آپا نے ایک پل کو اسے دیکھا

''دراصل میں نے ٹیچنگ کے لیے اپلائے کیا تھا تو مجھے پنجاب کالج فار وومنز (پری انجینئرنگ) سے لیٹر آگیا ہے اب میں وہاں میتھس پڑھاؤ گی'' ہالا نے جواب دیا

''اور یونی اسکا کیا؟ تمہارے ایم فل کا دوسرا سال شروع ہو چکا ہے ہالا۔۔۔ کیسے مینج کروں گی؟'' زکریہ آپا نے پوچھا

''میری کلاسز ایوننگ کی ہے جبکہ کالج صبح کا۔۔۔۔۔ مینج ہو جائے گا'' ہالا رسانیت سے بولی

''مجھے کوئی مسئلہ نہیں'' زکریہ آپا مسکرا کر بولی تو ہالا بھی مسکرا دی

"تم ٹھیک ہوں ہالا؟" زکریہ آپا نے روزانہ کی طرح سوال کیا

"پتہ نہیں" جواب بھی ویسا ہی تھا

ہالا نے واپس آکر اپنے اور عبداللہ کی ایک ایک بات زکریہ آپا کو بتادی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کتنے دن کتنی راتیں روؤئی تھی۔۔۔اس بات سے صرف زکریہ آپا ہی واقف تھی

"اسے بھول کیوں نہیں جاتی" زھرا آپا اسے ہمدردی اور محبت سے دیکھتے بولی

"ناممکن" ہالا کا سر نفی میں ہلا

"کوشش تو کی جاسکتی ہے نا؟" زکریہ آپا نے تجویز دی

"پچھلے ڈیڑھ سال سے کر رہی ہوں۔۔۔ دعا کیجیے گا کامیاب ہو جاؤ" بات ختم کرتے ہی اس نے برتن سمیٹے اور انہیں کچن میں رکھنے چلی گئی۔۔۔۔۔زکریہ آپا نے بہت دور تک اسکی پشت کو گھورا تھا

"اس پر اپنا رحم فرما اللہ" انھوں نے دل میں اللہ سے دعا کی

\-----------

"بھائی!! بھائی۔۔۔ بھائی!!!!!" فریحہ رات کا کھانا کھانے کے بعد سے ہی حسیب کے ارد گرد منڈلا رہی تھی

"جی؟؟" حسیب نے لیپ ٹاپ سائڈ پر رکھ کر اس سے پوچھا

''آج پارک چلے واک پر۔۔۔۔۔۔ اسی بہانے ہماری اس نئی سوسائٹی میں لوگوں سے جان پہچان بھی ہو جائے گی''فریحہ نے اسے آئیڈیا دیا

''کوئی ضرورت نہیں ہے کہی جانے کی۔۔۔۔۔۔ بیٹھی رہوں گھر'' اسکے سر پر چپت لگاتے عبداللہ بولا

فریحہ نے گھور کر اپنے بھائی کو دیکھا۔۔۔ اسکا رنگ اب گورے سے ہلکا گندمی ہو گیا تھا۔۔ چہرے پر بڑھی ہوئی شیو اب ہلکی ہو چکی تھی۔۔۔۔ بال بھی فوجی کٹ کروائے تھے۔۔۔۔۔ مگر سب سے بڑھ کر اسکی آنکھیں تھی جو اب اپنی چمک کھو چکی تھی۔۔۔۔۔ حسیب نے غور سے اسے دیکھا جو فریحہ کو تنگ کیے جا رہا تھا مگر آنکھوں میں موجود اکیلا پن قائم تھا

''اچھا بس!!! لڑنا بند کروں اور چلو چلے۔۔۔۔۔۔'' حسیب اٹھتے بولا

''او یس!! لو یو بھائی اینڈ ہیٹ یوں''حسیب کے گلے لگتے اسے محبت سے بولتے اسنے عبداللہ کو گھورا

عبداللہ کے چہرے کی مسکان تو اسکے ''ہیٹ یوں'' پر ہی مدھم ہو گئی تھی

''ہالا!!'' اچانک یہ نام زبان سے پھسلا اور آنکھوں میں نمی گھلنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ اسنے اپنے بہن بھائی کو دیکھا جو ہر فکر سے آزاد آپس میں ہنس رہے تھے

''عبداللہ۔۔۔۔۔ عبداللہ۔۔۔۔۔۔ عبداللہ!!!!!'' اسے بار بار بلاتی فریحہ یکدم اسکے کان میں چلائی

''ہاں؟'' عبداللہ نے پوچھا

''کہاں گم ہوں جانا نہیں ہے چلو چلے'' فریحہ نے اسے کہاں

''نہیں میرا موڈ نہیں تم لوگ جاؤں'' عبداللہ بے زاریت سے بولا

''عبداللہ چلو نا تم کہی بھی نہیں جاتے پلیز۔۔۔ بھائی آپ اسے بولے نا'' فریحہ نے حسیب کو کہاں

''عبداللہ آجاؤ'' حسیب بولا تو عبداللہ نے سر اثبات میں ہلادیا

''یس!!'' فریحہ ہاتھ ہوا میں بلند کرتے بولی

وہ ابھی پارک میں انٹر ہی ہوئی تھی کہ ہوا میں اڑتی بال سیدھی اسکے سر پر آن لگی، فریحہ تو وہی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی، جبکہ اس کے ساتھ کھڑے عبداللہ کی تو ہنسی نکل گئی۔

''ہاہاہا۔۔۔'' عبداللہ کا توقہقہ ہی نا رکے جبکہ حسیب تو واقعی پریشان ہو گیا تھا

اتنے میں فساد کی جڑ مطلب کے مائز بھاگتے ہوئے اسکے پاس آیا

''اوئے میری بال۔۔۔ شکر ہے مل گئی۔۔۔ میں تو ڈر ہی گیا تھا'' فریحہ کے بلکل قریب بیٹھتے اسنے مزے سے بال اٹھائی اور وہاں سے چلتا بنا جب حسیب کی غصیلی آواز نے اسے روکا

''کیا تم پاگل ہوں؟'' حسیب غصے سے بولا

''نہیں میں مائز ہوں'' مائز نے جواب دیتے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے

مائز کے نام پر جہاں فریحہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا وہی عبداللہ بھی مائز کو داد دیے بنا نا رہ سکا

حسیب تو حیرانگی سے اس تئیس سال کے بچے کو دیکھ کر حیران رہ گیا، جب مائز کی نظر فریحہ پر پڑی جس نے فوراً سے نظریں نیچی کرلی، جب مائز بھی اسکے برابر بیٹھا، گھاس پر ہاتھ پھیرنے لگا، ان تینوں بہن بھائیوں نے حیرت سے اسکی اس حرکت کو دیکھا

''مائز کیا؟ کیا کر رہے ہوں تم؟'' فریحہ حیران ہوئی

''تمہارے پیسے ڈھونڈ رہا ہوں جو کھو گئے ہیں؟'' وہ فریحہ کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ یہ سمجھتے ہوئے بولا

''اور آپ دونوں کو شرم نہیں آتی آپ نے اس بیچاری کی مدد نہیں کی'' اب کی بار وہ اسکے دونوں بھائیوں کو لتاڑتے بولا، جس پر وہ دونوں حیران رہ گئے، جبکہ فریحہ نے مسکراہٹ دبالی

''مائز۔۔۔۔۔۔۔مائز یہاں کیا کر رہے ہوں؟'' اتنے میں نیلم اور ہالا اسکی طرف آئی، ہالا تو عبداللہ کو وہی دیکھ کر راستے میں رک گئی جبکہ عبداللہ کی تو اسکو دیکھ کر بتیسی باہر نکل آئی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں سے اچانک ہی عجیب سی روشنی پھوٹنے لگی۔۔۔ جبکہ ہالا کے تو قدم ہی جم کر رہ گئے

''نیلی وہ نا میری فرینڈ کے پیسے غم گئے تھے وہی ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔اور دیکھو یہ بڑے بڑے دونوں بھائیوں کو اسکی مدد نہیں کر رہے'' اسنے منہ بسورتے نیلم کو شکایت کی، جس پر حسیب کو تو غصہ آگیا

''او یو ایڈیٹ کب سے تمہاری بکواس برداشت کر رہا ہوں، ایک تو اپنی بال سے میری بہن کا سر پھاڑ دیا، اور

اب دوسرا یہ بچوں جیسا بی ہیو کر رہے ہوں۔۔۔۔ سٹوپڈ۔۔۔۔ ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری'' حسیب تو بول چکا مگر اب ہالا اور فریحہ دونوں کی نظریں نیلم پر تھی جو کہ تپ چکی تھی

”ہاں ہاں بھیا بلکل سہی کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔۔ مجھے تو آپکا بھائی پاگل لگتا ہے جائے اسکا کسی مینٹل ہاسپٹل سے علاج کروائے“ اب کی بار تو فریحہ اور ہالا دونوں نے آنکھیں میچ لی، نیلم کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو گیا تھا

اسنے بنا کچھ ہاتھ میں پکڑی پانی کی بوتل کا ڈھکن کھولا اور دونوں بھائیوں کو اس سے نہلا دیا، فریحہ اب اٹھ چکی تھی حیرت کے مارے اپنے دونوں بھائیوں کو دیکھنے لگی، جن کے منہ کھل گئے تھے

”زیادہ غصہ انسان کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے تو احتیاط لازم ہے“ حسیب کے سامنے کھڑی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بولی

”یو فول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔“اس سے پہلے کے حسیب کچھ بولتا نیلم نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کروا دیا

”نولسن ٹو می یو مسٹر فول۔۔۔۔۔۔ آئیندہ سے اگر میرے بھائی کو پاگل کہنے کی کوشش کی یا اس حوالے سے کوئی بھی بات کی تو وہ حشر کروں گی کہ دیکھتے رہ جاؤں گے، اور یاد رکھوں گے کہ نیلم حسن کون تھی“ ٹشو سے اسکے ماتھے پر چمکتی پانی کی ننھی بوندوں کو صاف کرتے وہ وارننگ زدہ لہجے میں بولی

”اور یہ بات تم پر بھی لاگو ہوتی ہے“ اب اسکا اشارہ عبداللہ کی طرف تھا جس نے فرمانبرداری سے ہاں میں سر ہلا دیا

حسیب تو اس لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا

"ارے بچوں کب سے ویٹ کر رہی ہوں تم لوگ یہاں ہوں۔۔۔۔۔۔ ارے فریحہ بیٹا تم کیسی ہوں؟" ان تینوں سے بات کرتے یکدم ان کی نظر فریحہ پر پڑی

"السلام علیکم آپی" فریحہ نے جھٹ سلام کیا

"وعلیکم السلام میرا بچا کیسی ہوں؟" انہوں نے اسی شیریں لہجے میں جواب دیا

"ماپی آپ جانتی ہے مائز نے بال اتنی زوروں سے ہٹ کیا کے وہ فلائے کرتا سیدھا فریحہ کے سر پر لگا" اس سے پہلے فریحہ کوئی جواب دیتی مائز فر سے بولتا ان سے لپٹ گیا

"ہاں کیا سچ میں؟ تو آپ نے سوری کیا؟" پیار سے اسکے بالوں کو سنوارتے انہوں نے پوچھا

"کہاں یہ سب آپس میں لڑنے لگ گئے" اسکا اشارہ ان چاروں کی طرف تھا

"نیلم۔۔۔ ہالا" انکا لہجہ یکدم سخت ہو گیا

"بجو قسم لے لے میں نے کچھ نہیں کیا" ہالا نے فورا صفائی دی

"ہاں پنکی نے کچھ نہیں کیا" مائز نے بھی اسکا ساتھ دیا

"پنکی" عبداللہ کی تو اس کے نام پر ہنسی نکل گئی، جس پر ہالا نے اسے زبردست گھوری سے نوازہ

"نیلم؟" اب انکا رخ اسکی طرف تھا

"زکریہ باجی آپ نہیں جانتی انہوں نے مائز کو پاگل کہاں اور بولے اسے ڈاکٹر کی ضرورت ہے" وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی

"ہاں تو پاگل کو پاگل ہی بولے گے نا" عبداللہ بڑبڑایا مگر ہائے رے اسکی بری قسمت جو اسکی بات نیلم کے کانوں تک پہنچ گئی

"تم!!! ٹھہرو ذرا بتاتی ہوں میں تمہیں" وہ اپنی آستینیں چڑھاتی عبداللہ پر چڑھ دوڑی، جو فورا حسیب کے پیچھے چھپ گیا، اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتی اسکا اٹھا ہاتھ حسیب کی فولادی گرفت میں تھا، جس کا چہرہ بلکل سنجیدہ تھا

"میں تمہارا لحاظ صرف اس لیے کر رہا ہوں کہا اول تو یہ کہ تم ایک لڑکی ہوں اور دوسرا میری ٹیچر کی بہن ہوں تم" سپاٹ لہجے میں بولتے اسنے نیلم کا ہاتھ چھوڑا اور اب زکریہ بجو کے سامنے جا کھڑا ہوا

"کیسی ہے آپ" بہت محبت سے انکا ہاتھ اپنی آنکھوں پر لگاتے اسنے پوچھا، جبکہ باقی کی عوام حیرت سے یہ تماشہ دیکھ رہی تھی

"میں ٹھیک بچے تم کیسے ہوں" وہی میٹھی مسکان

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اور معافی چاہتا ہوں کہ مائز کے ساتھ اپنے رویے پر۔۔۔ آپکا بھائی ہے معلوم نہیں تھا" وہ نادم لہجے میں بولا تھا

"آپ کا بھائی ہے معلوم نہیں تھا۔۔۔ ہنہ کسی اور کو ہوتا تو کوئی شرمندگی نہیں تھی نا اپنے رویے پر" نیلم جل کر بولی

"کوئی بات نہیں تم اپنی غلطی پر نادم ہو یہی کافی ہے" اسکا ہاتھ تھپتھپاتے وہ بولی اور ساتھ ہی نیلم کو آنکھوں کے ذریعے وارن کیا

"چلیے اب ہمیں اجازت دے ہم چلتے ہیں" واک کرنے کا تو سارا موڈ غرق ہو گیا تھا

"چلو جیسی تمہاری مرضی" انہوں نے فورس نا کیا

"ایک بار پھر سے سوری۔۔۔۔ اور آپ نے سہی کہا انسان کو واقعی غصے کو قابو میں کرنا آنا چاہیے" نیلم کے پاس سے گزرتے وہ اسے دیکھ کر بولا

"چلو بچو" فریحہ اور عبداللہ کو مخاطب کیے وہ بولا

"ماپی آپ فریحہ کو روک لے نا وہ میرے ساتھ کھیلے" مائز نے ضد کی

"چھوڑو مائز جانے دوں ہم ہے نا ہم کھیلے گے" نیلم نے اسے پچکارا

"ہاں مائز ہم کھیلتے ہے چلو" ہالا نے بھی ہاں میں ہاں ملائی

"نہیں مجھے اسی کے ساتھ کھیلنا ہے" اور شروع اسکی بچوں جیسی فرمائش

"بیٹا سمجھنے کی کوشش کروں فریحہ کو جانا ہے نا گھر" انہوں نے سمجھایا

"مجھے نہیں پتا کھیلنا ہے تو بس کھیلنا ہے"

"ہالا مائز کو اسکی میڈیسن دی تھی آپ نے؟" انہوں نے ہالا سے سوال کیا

"وہ آئی ایم سوری آپی۔۔۔۔۔ میں بھول گئی سوچا گھر جا کر دے دو گی" وہ سر جھکائے مجرم کی طرح بولی

"اٹس اوکے آپی میں رک جاتی ہوں کھیلنے کے لیے" فریحہ خود ہی بول پڑی

"ارے نہیں بچاآپ فکر نا کروں" انہیں افسوس ہوا

"ارے کوئی مسئلہ نہیں میں رک جاتی ہوں۔۔۔۔ بھائی دونوں واپس چلے جائے گے"

"فریحہ تم اکیلے کیسے آؤ گی؟" حسیب نے پریشانی سے پوچھا، جو بھی تھا وہ اسکے یوں اکیلے آنے کے حق میں نہیں تھا

"ارے بھائی کوئی بڑی بات نہیں، مائز کے گھر سے پانچ منٹ کی واک پر تو ہمارا گھر ہے" اسنے حل نکالا

"اچھا چلو جیسی تمہاری مرضی" وہ ہار مانتے لہجے میں بولے

"اوکے تو ڈیسائڈ ہو گیا کہ میں مائز کے ساتھ کھیلو گی" فریحہ مسکراتے بولی تو مائز اپنی جگہ سے اچھل پڑا

"چلو فریحہ میں ہم چل کر کھیلتے ہیں" مائز اسکا ہاتھ تھامے وہاں سے لے گیا

اگر اس وقت مائز کی جگہ کوئی اور ہوتا تو حسیب اور عبداللہ اسکا کچومر بنا دیتے مگر چونکہ مائز کی ہینٹیلٹی کو مد نظر رکھتے انہوں کچھ نہیں کہا

"اچھا ہمیں اجازت خدا حافظ" حسیب نے بولتے ہی وہاں سے باہر کی راہ لی مگر جاتے وقت نیلم کا پورا جائزہ لینا نا بھولا، اور دوسری طرف عبداللہ کا بھی یہی حال تھا

"میں نے کہا تھا نا کہ ہم دوبارہ ضرور ملے گے۔۔۔۔ دیکھ لو" ہالا کہ پاس سے ہوتے اسنے کان میں سرگوشی کی جو حسیب کی زیرک نگاہوں سے نا بچ سکی

\-

اسامہ کے بولے کسی بھی حرف یا اسکی دکھائی گئی وڈیو پر ہالا کو ابھی تک یقین نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ وہ خود روبرو عبداللہ سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر اسکے فلیٹ پر لگا تالا دیکھ کر ہالا کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔۔۔اسنے علی سے جھوٹ بول کر عبداللہ کا نمبر مانگا تھا مگر موبائل سوئچ آف آرہا تھا

ہالا کی حالت حد درجہ بری ہوچکی تھی۔۔۔۔۔ رو رو کر اسنے اپنی آنکھیں سوجھا لی تھی۔۔۔۔۔۔ ریسرچ ورک کی وجہ سے وہ ابھی بھی اپنے ہوسٹل میں ہی تھی

ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں انکا انٹرنشپ سمسٹر شروع ہونے والا تھا۔۔۔۔ علی آمنہ اور شام تینوں واپس

آچکے تھے مگر عبداللہ کہاں گیا، کسی کو علم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ علی اور شام تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ عبداللہ کہاں رہتا تھا۔۔۔۔۔ چار سالوں کی اس دوستی میں عبداللہ نے کبھی کبھی بھی انہیں اپنی فیملی کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا تھا اور نہ ہی انہوں نے جاننے میں انٹرسٹ لیا تھا

NOVEL IN URDU

علی اور شام نے اپنی تئیں پوری کوشش کی تھی عبداللہ کو ڈھونڈنے کی مگر لاحاصل۔۔۔۔۔۔۔

''مس ہالا حسن'' وارڈن نے اسے پکارا جو اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی

''جی'' ہالا نے راستے میں رک کر پوچھا

''یہ آپ کے لیے'' ایک خط اسکی جانب بڑھاتے وہ بولی

"میرے لیے؟" ہالا خط ہاتھ میں لیے حیران تھی۔۔۔۔۔ بھلا آج کے دور میں خط کون لکھتا تھا۔۔۔۔۔ خیر!! کندھے اچکائے وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اسنے اپنی تمام چیزیں اپنی جگہ پر رکھی اور نماز کی نیت سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔ نماز ادا کرنے کے بعد اسنے اپنے لیے چائے بنائی اور بالکونی میں بیٹھ کر پینے لگی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ اپنے ریسرچ ورک پر اسائنمنٹ بنانے لگ گئی۔۔۔۔۔۔۔ خط تو وہ کب کا بھول بھلا چکی تھی۔۔۔۔۔۔ اپنی اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنے کے بعد وہ موبائل اٹھانے کی نیت سے ٹیبل کی جانب بڑھی جب وہاں رکھا خط نظر آیا۔۔۔۔ وہ تو اسے بھول ہی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ ہالا نے خط نکالا اور اسے پڑھنا شروع کیا

"ہالا!!!

کیسی ہوں!!!

میں عبداللہ۔۔۔۔۔۔ یہ خط کتنی ہمت سے لکھا یہ نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔ ہمت تو تمہارا سامنا کرنے کی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔ ہالا تم بہت اچھی ہوں، بہت اچھی ہوں، مگر میرے لیے نہیں۔۔۔۔۔ تم نے مجھ سے محبت کا اعتراف کیا، مجھ سے جواب بھی مانگا، مگر نا تو میں تم سے محبت کرتا ہوں اور نا ہی اسکا کوئی جواب ہے میرے پاس۔۔۔۔ بس اتنا جان لو کہ تم ایک چیلنج تھی میرے لیے صرف ایک چیلنج۔۔۔۔۔۔۔ میرا مقصد کیا تھا تم اب تک جان چکی ہو گی۔۔۔۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہیں اس وقت مجھ سے نفرت محسوس ہو رہی ہو گی۔۔۔۔۔ ہونی بھی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔ مگر میری غلطی نہیں۔۔۔۔۔ تمہیں مجھ سے محبت ہوئی یہ تمہاری غلطی ہے۔۔۔۔۔۔ بلکہ تم نے تو مجھ پر ثابت کر دیا کہ تم بھی انہی

لڑکیوں میں سے ایک ہوں جو تھوڑی سی توجہ ملتے ہی پکے پھل کی طرح جھولی میں گرجاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ خیر میں مانتا ہوں کہ مجھے تمہارے ساتھ ایسا گیم نہیں کھیلنا چاہیے تھا۔۔۔۔ میں تمہارا گناہگار ہوں ہالا مانتا ہوں میں۔۔۔۔۔۔ اگر زندگی اور وقت نے مجھے مہلت دی تو ہم دوبارہ ملے گے ہالا۔۔۔۔۔۔ اور ہاں میں معافی مانگو گا تم سے۔۔۔۔۔۔ امید ہے تم مجھے معاف کردوں گی۔۔۔۔ مگر غلطی تمہاری تھی ہالا۔۔۔۔۔۔۔ صرف تمہاری" خط ختم ہوگیا مگر ہالا کی آنکھیں اسی پر ٹکی رہی۔۔۔۔۔ کتنی آسانی سے اس نے ہالا پر الزام لگا دیا تھا۔۔۔۔ وہ بھی تو تھا جس نے ہالا کو اشارہ دیا تھا۔۔۔

"تم سہی کہہ رہے ہوں عبداللہ میری ہی غلطی تھی جو اپنے قیمتی جذبات تم پر ضائع کیے" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"آئی ہیٹ یو عبداللہ آئی رئیلی ہیٹ یوں" اسے واٹس ایپ میسج بھیجتے ہالا پھر سے رونے لگی

"ہیلو؟" موبائل پر آتی زکریہ آپا کی کال پر اسنے موبائل اٹھایا

"ہیلو ہالا کیسی ہوں بچے؟" زکریہ آپا نے محبت سے پوچھا

"بجو!!" ہالا رونا شروع ہوگئی

"ہالا بچے کیا ہوا ہے؟" زکریہ آپا کو اسکی فکر ہوئی

"آپا!!۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ سب ختم ہوگیا آپا۔۔۔۔ آپ کی ہالا نے سب کچھ ختم کر دیا۔۔۔۔ توڑ دیا آپکا مان، مٹی میں ملی دی آپ کی عزت۔۔۔۔ سب کچھ ختم کر دیا اسنے" ہالا کی باتوں پر زکریہ آپا کا دل ڈوبنے لگا

دوسرے ہی دن زکریہ آپا ہالا کے ہاسٹل میں موجود تھی۔۔۔۔ ہالا انہیں سب کچھ بتا چکی تھی

"آئی ایم سوری آپا، آپکو مجھ سے نفرت ہو رہی ہو گی نا" ہالا انکی گود میں سر رکھے بولی

"کیوں ہو گی نفرت؟" زکریہ آپا نے پوچھا

"کیونکہ مان توڑا آپکا، آپ نے کبھی جھکنا نہیں سکھایا تھا اور میں جھک گئی۔۔۔۔۔۔ آپ نے ہمیشہ سے سکھایا کہ جھکو تو صرف اللہ کے سامنے اور میں نادان ایک انسان کے سامنے جھک گئی۔۔۔۔۔۔۔ انتظار میں رہتی کہ کب وہ بھی مجھے ان محبت بھری نگاہوں سے دیکھے گا۔۔۔۔۔ کب کہے گا کہ ہالا مجھے بھی تم سے محبت ہے۔۔۔ انتظار رہتا۔۔۔۔۔۔ وہ جب ہوسپٹل میں تھا نا تو منتظر رہتی کہ کب وہ مجھے کوئی کام کہے، حکم کرے اور میں وہ پورا کروں۔۔۔۔۔ پاگل تھی نا میں بہت بڑی۔۔۔ مگر اب عقل آگئی ہے" زکریہ آپا بس اسے سنے جا رہی تھی۔۔۔۔

اگلے کچھ دن زکریہ آپا ہالا کے پاس رہی تھی۔۔۔۔ انہی دنوں اسامہ کا رشتہ آیا تھا ہالا کے لیے جسکو زکریہ آپا نے سہولت سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔

ہالا کا بی ایس کمپلیٹ ہو چکا تھا اور اب وہ جا رہی تھی سب کچھ چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔ ہالا اپنی فیملی کے ساتھ لاہور میں ہی ایک نئی سوسائٹی میں شفٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اسنے اپنا نمبر تک چینج کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں گئی

پہلے عبداللہ اور اب ہالا۔۔۔۔ علی آمنہ اور شام تینوں سخت پریشان تھے۔۔۔

پارک سے آتے ہی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے؟" نیلم نے حیرانگی سے پوچھا

"کچھ نہیں بس تھوڑا سا تھک گئی ہے" زکریہ آپا نے جواب دیا

سچ ایک نا ایک دن ہالا کے سامنے آنا تھا مگر یوں انہیں علم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ زکریہ آپا کو ہالا کی فکر ستائے جا رہی تھی

ہالا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ خط نکالا۔۔۔۔۔۔۔

"تو اب وقت آگیا ہے کہ تم مجھ سے معافی مانگو عبداللہ۔۔۔۔۔۔ جیسا تم نے لکھا تھا" اس خط کے ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہالا غصے سے بولی

صبح ہوتے ہی ہالا بنا کسی سے ملے کالج کے لیے نکل گئی تھی۔۔۔۔ آج اسکی پہلی کلاس تھی۔۔۔۔۔۔۔ زکریہ آپا اسے ناشتے کی ٹیبل پر ناپا کر سمجھ گئی تھی کہ وہ ان سے حد درجہ ناراض ہے۔۔

"ارے یہ ہالا کہاں گئی؟" نیلم اسے ناپا کر پوچھ بیٹھی

"کالج گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔ پہلا دن ہے اسکا۔۔۔۔۔۔ اسے وہاں ایز آ میتھس ٹیچر جاب ملی ہے" زکریہ آپا نے چائے کی چسکی لیتے جواب دیا

"ہے؟ یہ کب ہوا؟" نیلم نے حیرانگی سے پوچھا

"ایک دو دن پہلے" زکریہ آپا نے جواب دیا

"حد ہے اور مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں" نیلم نے شکوہ کیا

"تمہیں بتانے سے کیا ہونا تھا؟" زکریہ آپا نے حیرانگی سے پوچھا

"میں بہن ہوں مجھے پتہ ہونا چاہیے" نیلم شکوہ کرنے سے بعض نہیں آئی

"تو اب پتہ چل گیا ناکافی ہے" وہ بھی ہنوز پر سکون لہجے میں بولی

"آپا!!" نیلم منمنائی

"ڈرامہ مت کروں اور جاکر برتن دھوئں" زکریہ آپا جھڑک کر بولی جس پر نیلم کا منہ بن گیا

"اچھا جاتی ہوں"

چھٹی کا ٹائم ہوتے ہی ہالا تیزی سے کالج سے نکلی اسے جلد از جلد یونی پہنچنا تھا

"یا اللہ ہالا جلدی کر ورنہ لیٹ ہو جائے گی" تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ایک کالے رنگ کی چمچماتی کار کو پار کرتے اپنی کار کی جانب بڑھی

"ہالا!!" کالے رنگ کی کار سے نکلے اس شخص نے ہالا کو پکارا

اپنے راستے میں رکی ہالا نے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنا سانس جاتا محسوس ہوا

"عبداللہ!" اسکے لب ہلے

"ہالا" عبداللہ مسکراتا اسکی جانب بڑھا

"جی فرمایئے" ہالا نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔۔۔۔ عبداللہ کو اس سے ایسے ری ایکشن کی ہی امید تھی

"ہالا بات سنوں میری۔۔۔۔۔ مجھے موقع دوں بولنے کا۔۔۔۔۔۔تلافی کرنے کا" عبداللہ اسکے سامنے آکھڑا ہوا

"تلافی؟ ہاں تلافی۔۔۔۔۔آپ کو تلافی کرنا تھی نا" اسکے سامنے کھڑی دونوں بازوں سینے پر باندھے ہالا نے نظروں میں نظریں گاڑھے اچانک اس سے پوچھا

"ہالا میری بات تو سن۔۔۔" اس سے پہلے عبداللہ کچھ کہہ پاتا ہالا نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا

"آپ نے لکھا تھا اپنے خط میں کہ اگر ہم دوبارہ کبھی ملے تو آپ تلافی کرے گے۔۔۔۔ معافی مانگے مجھ سے۔۔۔۔تو مانگے مجھ سے معافی۔۔۔کیجیے اپنا گناہ قبول۔۔۔۔اور اسکے بعد بھول جائے گا کہ آپ کسی ہالا کو بھی جانتے تھے۔۔۔ جیسے ہالا بھول جائے گی کہ اسکی زندگی میں کوئی عبداللہ بھی آیا تھا" خود پر ضبط کرتی وہ مضبوط لہجے میں بولی

"ہالا مگر میری بات۔۔۔۔۔۔"

NOVEL IN URDU

"معافی۔۔۔۔۔ صرف معافی چاہیے آپکی۔۔۔۔۔۔۔اور کوئی بات نہیں" ہالا نے سر نفی میں ہلایا

"اور ہاں جب بات معافی کی ہوں تو آجایئے گا۔۔۔۔ تاکہ میں بھی آپ کو معاف کر سکوں اور اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ ماضی کو ساتھ باندھے نا تو میں حال میں جی سکتی ہوں اور نا ہی میرا کوئی مستقبل بن سکتا ہے۔۔۔۔۔ تو اچھا ہو گا کہ ہم یہ معاملہ جلد از جلد سلجھائے تاکہ آپ اپنے اور میں اپنے راستے جاسکوں" ہالا پر سکون لہجے میں بولتی عبداللہ کا سکون غارت کر گئی تھی۔۔۔۔

"ہالا!!" زکریہ آپا نے اسے پکارا جو انہیں اگنور کیے اپنے کمرے کی جانب گامزن تھی۔۔۔۔۔۔ پچھلے ایک مہینے سے اسکی بول چال بند تھی۔۔۔۔ اور ایک مہینے میں کوئی ایک ایسا دن نہیں تھا جب عبداللہ نے اس سے بات کرنے کی کوشش نا کی ہوں

"جی؟" اسنے پوچھا

"ادھر آؤ" انہوں نے پکارا تو وہ ان کی جانب چل دی

"یہاں بیٹھو" اپنے پہلو میں اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"نہیں میں ٹھیک ہوں آپ بولے" اس نے انکار کیا

"بات لمبی ہے بیٹھ جاؤ" انکی بات پر ہالا بنا کچھ بولے بیٹھ گئی

"ناراض ہوں؟" انہوں نے محبت سے بالوں پر ہاتھ پھیرتے پوچھا

"آپ کو فرق پڑتا ہے؟" ہالا کے شکوے پر وہ مسکرا دی

''بلکل پڑتا ہے''

''تو چھپایا کیوں۔۔۔۔۔۔ کیوں نہیں بتایا کہ آپ پہلے سے جانتی ہے اسے۔۔۔ کیا میری تکلیف، میرا دکھ، میرا سسکنا بے معنی تھا'' اسنے شکوہ کیا

''ضروری تھا ہالا'' انہوں نے ایک لمبی سانس خارج کی

''کیا میری تکلیف سے بھی زیادہ ضروری۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ ایک ایسے شخص سے ملتی رہی، جس نے آپ ہی کی بہن کے جذبات کا مزاق بنایا انہیں استعمال کیا، وجہ صرف ایک فضول سی شرط۔۔۔۔۔۔ جسکا نا کوئی سر تھا اور نا ہی کوئی پیر۔۔۔ بکواس۔۔۔۔'' اسکا لہجہ عضیلہ تھا

''ہو سکتا ہے کہ جو وجہ تمہارے لیے بے معنی ہوں وہ اس کے لیے خاص ہوں۔۔۔۔۔ اس سے ایک بار بات تو کروں'' انہوں نے پیار سے سمجھایا

''نہیں کرنی مجھے کوئی بھی بات۔۔۔۔ صرف معافی چاہیے وہی کافی ہے۔۔۔۔۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں'' ہالا کا سر نفی میں ہلا

''اتنی بے رخی بھی اچھی نہیں ہالا حسن'' انہوں نے تنبیہ کی

''اور جو بے رخی اسنے اپنائی۔۔۔۔۔۔ اسکا خط پڑھا تھا نا آپ نے کتنے آرام سے اس نے کہہ دیا کہ میں

غلط تھی۔۔۔۔۔ پڑھا تھا نا آپ نے کہ کس قسم کی لڑکیوں سے اس نے مجھے تشبیہ دی تھی۔۔۔۔۔ جو آج کسی کی تو کل کسی کی۔۔۔۔ اسکے باوجود بھی آپ چاہتی ہے کہ میں اسے سنو! ۔۔۔۔۔ کیا اس

کے لیے اتنا کافی نہیں کہ میں اسے معاف کرنے کو تیار ہوں۔۔۔۔ مگر اس کے آگے کچھ نہیں" ہالا تو مانو پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔اسکا لہجہ حد درجہ سخت تھا۔۔۔۔۔۔۔زکریہ آپا صرف اس پھٹتے لاوا کو دیکھ رہی تھی جبکہ مین دروازے پر کھڑا عبداللہ وہی سے مڑ گیا۔۔۔ وہ تو صرف آج ہالا سے سب کچھ کلیر کرنے آیا تھا مگر شائد وہ موقع گنوا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔ عمیر نے سہی کہاں تھا اسے بتا دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ مگر اب وہ کس سے اپنے دل کا غم ہلکا کرتا۔۔۔۔ عمیر سے؟ جو اسے چھوڑ کر خود زمین میں جا سویا۔۔۔ جانا تو اسے تھا پھر عمیر کیوں۔۔۔۔۔ آج ایک بار پھر اسکی آنکھیں بھیگ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔۔۔ ماضی کی فلم نظروں کے سامنے چلنے لگی

"ارے عبداللہ تم اٹھ گئے؟" عمیر کو جو خبر ڈاکٹر نے سنائی تھی وہ اسے برداشت نہیں کر پایا تھا اسی لیے دل ہلکا کرنے باہر چلا گیا تھا اور اب واپس آیا تو عبداللہ کو جاگتے پایا

"مجھے کیا ہوا ہے عمیر؟" عبداللہ نے ٹھوس لہجے میں پوچھا، ایک پل کو تو عمیر گڑبڑا گیا

"ارے وہی فوڈ پوائزننگ اور موسمی بخار۔۔۔۔۔ بس لالے کچھ دن میں ٹھیک ہو جائے گا میرا یار" عبداللہ سے زیادہ وہ خود کو تسلی دے رہا تھا

"لیور کینسر۔۔۔۔۔لیور کینسر ہے نا مجھے؟" عبداللہ نے بھیگی آنکھوں سے پوچھا تو عمیر نے اسے زور سے گلے لگا لیا

"تجھے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔کچھ بھی نہیں" عمیر کا لہجہ بھیگا ہوا تھا

"مجھے گھر جانا ہے عمیر۔۔۔۔ بھائی اور فریحہ سے ملنا ہے" اسنے شکست خور لہجے میں درخواست کی

یہ وہی لوگ تھے جن سے وہ ایک بار سب تعلق، سب ناطے توڑ چکا تھا

"ہاں ہم چلے گے ایک دو دن میں" عمیر اس سے الگ ہوئے بولا

"ایک دو دن نہیں عمیر۔۔۔۔۔۔آج ابھی۔۔۔۔۔۔اب زندگی کا۔۔۔۔۔۔۔زندگی کا بھروسا نہیں رہا"
عبداللہ کی بات پر عمیر نے بامشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پایا

"ٹھیک ہے جیسی تیری مرضی۔۔۔۔۔ مگر ہالا؟" عمیر نے پوچھا تو ایک تلخ مسکان عبداللہ کے ہونٹوں پر آگئی۔

"وہ سب مین سنبھال لوں گا۔۔۔۔۔ تو بس ٹکٹس بک کروا" عبداللہ نے جواب دیا تو عمیر نے سر ہلادیا

پھر اسی دن وہ عمیر کے ساتھ لاہور سے اسلام آباد آگیا تھا

حسیب اور فریحہ تو عبداللہ کی حالت برداشت ہی نا کر پائے، مگر ایک اور ہستی تھی جس کی جان نکل گئی اسے ایسے دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔ اسکی ماں۔۔۔۔۔۔۔ جن سے اسے سخت نفرت تھی۔۔۔۔۔۔۔ جن کی شکل بھی وہ دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جو قاتل تھی اسکے باپ کی۔۔۔۔۔۔ نا صرف اسکے باپ کی بلکہ انکی عزت، انکے وقار کی بھی

NOVEL IN URDU

"دیکھیے آپ کے پیشنٹ کی حالت بہت کریٹیکل ہے ہمیں جلد از جلد انکا آپریٹ کرنا ہوگا۔۔۔۔ ہی نیڈز آ ڈونر" ڈاکٹر کی بات پر وہ سب سن رہ گئے۔۔۔۔ عبداللہ کی حالت دن بدن بدتر ہوتی جارہی تھی۔۔۔ سر کے بال بھی گرنا شروع ہوگئے تھے۔

فریحہ، حسیب، عمیر، ھدی۔۔۔۔۔۔۔ غرض سب نے اسکا خوب خیال رکھا تھا

"فیملی اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہوتی ہے" اسے ہالا کی بات یاد آئی تو ایک موتی آنکھ ٹوٹا۔۔۔۔۔۔ وہ جب سے یہاں آیا تھا ایک دن ایسا نہیں گزرا تھا کہ جب اسے اسکی یاد نا آئی ہوں۔۔۔۔ وہ علی سے مسلسل کانٹیکٹ میں تھا مگر نمبر نیا تھا۔۔۔۔ جب علی نے اسے بتایا کہ ہالا نے اسکا نمبر مانگا ہے تو عبداللہ کے مشورے پر ہی اسنے عبداللہ کا پرانا نمبر ہالا کو دیا تھا

وہ علی سے ہالا کی پل پل کی رپورٹ منگاتا۔۔۔۔ وہ خط بھی علی کے ذریعے اس نے ہالا کے ہاسٹل بھجوایا تھا۔۔۔۔

اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اسامہ مسلسل ہالا کے پیچھے تھا مگر جب اسے ہالا کے انکار کے بارے میں معلوم ہوا تو دل میں ایک درد سا اٹھا۔۔۔۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔۔ ہالا کو اسامہ کو قبول کرنا تھا۔۔۔۔ ہالا کو اسے بھول جانا تھا۔۔۔۔ مگر اب عبداللہ اس تڑپ، اس احساس کو محسوس کر سکتا تھا جو ہالا اسکے لیے

کرتی تھی۔۔۔۔ ہالا کا نام ہی اسامہ کیساتھ اسکے لیے تکلیف کا باعث تھا۔۔۔۔

اسنے خدا سے خود کو اتنا نہیں مانگا تھا جتنا ہالا کو مانگا تھا۔۔۔۔۔ بے شک وہ زبان سے نا کہتا مگر دل میں صرف ہالا تھی۔۔۔۔۔ اللہ نے تو اسکی ان کہی دعائیں سن لی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اسکے مانگنے سے پہلے ہی اسکی دعا کو قبول کر لیا تھا

عمیر نے اسے بہت بار سمجھایا کہ وہ ہالا کو سب سچ بتا دے مگر اسے اپنی زندگی کا بھروسا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اگر ہالا سچ جان جاتی اور وہ نا رہتا تو پوری زندگی اسکی محبت کے صدقے اکیلے گزار دیتی۔۔۔۔۔ مگر جھوٹ کی بنا پر وہ کبھی نا کبھی تو آگے بڑھ ہی جاتی۔۔۔۔۔۔ عبداللہ بھی بس یہی جاہتا تھا کہ وہ آگے بڑھ جائے۔۔۔۔۔۔۔

انہی بے کیف دنوں میں سے ایک دن ایسا بھی آیا جب عبداللہ کا آپریشن تھا۔۔۔۔ دونڑ کون تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اسکی سرجری کامیاب رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ مگر ابھی بھی اسے انڈر ابزرویشن رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔ تقریبا دو ہفتوں بعد عبداللہ کی طبیعت میں سدھار آیا تھا

"بھائی" حسیب اس سے ملنے آیا تو عبداللہ اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔ مگر حسیب مسکرا بھی نا سکا

"بھائی کیا ہوا؟" عبداللہ کو اسکی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگی

"وہ چلی گئی عبداللہ" حسیب شکستہ لہجے میں بولا

"کون چلی گئی؟" عبداللہ کو کچھ سمجھ نہیں آیا

مگر حسیب کی حالت۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکے دماغ میں سب سے پہلے فریحہ کا خیال آیا

"فریحہ کہاں ہے بھائی؟" اس نے بے تابی سے پوچھا

"وہ ٹھیک ہے عبداللہ" حسیب کے جواب پر عبداللہ نے شکر کا سانس لیا

"مگر ماما! ! ماما نہیں رہی عبداللہ وہ چلی گئی۔۔۔۔۔ ہمیں چھوڑ کر۔۔۔" حسیب اس سے لپٹ کر رو دیا

"مطلب؟" عبداللہ کو ابھی تک اسکی بات سمجھ نہیں آئی تھی

"تمہیں لیور ماما نے ڈونیٹ کیا تھا عبداللہ۔۔۔ انہوں نے تمہیں یہ زندگی دی ہے" جبکہ عبداللہ تو اپنی جگہ سن ہو گیا

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ وہ ایک مطلبی عورت تھی۔۔۔۔ اسکے باپ کو مارنے والی بھلا اسے کیسے بچا سکتی تھی۔۔۔۔۔ مگر عبداللہ یہ نہیں جانتا تھا کہ بیوی اور ماں میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔

"یہ۔۔۔ یہ خط دیا تھا تمہارے لیے۔۔۔ صرف تمہارے لیے" اسکے ہاتھ میں خط تھمائے حسیب باہر چلا گیا

NOVEL IN URDU

"میرے پیارے عبداللہ! !

ماما سے ناراض ہوں نا۔۔۔۔۔ جانتی ہوں۔۔۔۔۔ تمہارا ناراض ہونا بنتا بھی ہے۔۔۔۔۔ میری جان

میں جانتی ہوں کہ میں کبھی بھی ایک اچھی بیوی ثابت نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ مگر تم تو میرے بیٹے تھے۔۔۔۔ میری کوکھ سے نکلا ایک ننھا سا وجود تم سے کیسے نفرت کر سکتی ہوں میں۔۔۔۔۔ میں نے

بہت غلط کیا عبداللہ تمہارے ڈیڈ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔ مگر غرور انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتا۔۔۔۔۔ مجھے ہمیشہ سے اپنی خوبصورتی اور گھمنڈ رہا۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارے بابا کو اپنے مقابلے میں کچھ نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔۔ ہمیشہ انکی ناقدری کی۔۔۔۔۔۔ ان کی محبت کو اپنایا نہیں۔۔۔۔۔ اور دیکھو مجھے سزا بھی ملی۔۔۔۔۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کو ختم کر دیا۔۔۔۔۔۔ میرے بیٹے تمہیں خود سے دور کر دیا۔۔۔۔۔ میں اپنے گھمنڈ میں یہ تک بھول گئی کہ اس عظیم شخص نے ایک بیوہ کو نا صرف محبت، عزت اور چھت دی بلکہ اسکے بیٹے کو بھی اپنایا۔۔۔۔ تمہیں اپنا نام دیا۔۔۔۔۔۔ مگر میں!!!!!!!! خیر مجھے معلوم ہے کہ تمہیں مجھ سے نفرت ہے۔۔۔۔۔ میں یہ نفرت کم نہیں کر سکتی مگر کفارا ضرور ادا کر سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔ مجھے جینے کا حق نہیں۔۔۔۔۔۔ مگر تمہیں ابھی جینا ہے عبداللہ۔۔۔۔۔۔ اور ہاں اس لڑکی کو اپنالوں۔۔۔۔۔ میری طرح خود اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کو خود سے دور مت دھکیلنا۔۔۔۔۔۔ میں نے تو پوری زندگی پچھتاوں میں گزار دی اب تم ایسا نہیں کرنا۔۔۔۔۔۔۔ سچی اور پاکیزہ محبت ہر کسی کا نصیب نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔ اسی کو ملتی ہے جس کی اچھی قسمت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ اور اپنی قسمت کو خود اپنے ہاتھوں سے برباد مت کرنا"

خط کے ختم ہونے تک عبداللہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا

ہاں یہ سچ تھا کہ وہ حسیب کا سگا بھائی نہیں تھا۔۔۔۔۔ ان دونوں کے ماں باپ کی دوسری شادی تھی ایک

دوسرے سے مگر حسیب نے کبھی اس وجہ کو ایشو نہیں بنایا۔۔۔۔۔۔ عبداللہ کو نا صرف اس گھر میں خوش آمدید کہاں گیا بلکہ اسے ایک فرد کا درجہ بھی دیا گیا۔۔۔۔ سوتیلے باپ نے سگے باپ سے بڑھ کر

چاہا۔۔۔۔۔ سوتیلے بھائی نے کبھی بھی سوتیلوں والا رویہ نہیں اپنایا۔۔۔۔۔۔ مگر یہ اسکی بد قسمتی تھی کہ اسکی ماں بہک گئی۔۔۔۔۔۔ ان کے قدم ڈگمگا گئے۔۔۔۔۔۔ اور جب ایک عورت کے قدم ڈگمگاتے ہیں نا تو پورا خاندان اجڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

عبداللہ کو علی کے ذریعے ہالا کے بارے میں پتہ چلتا تھا مگر ایک دن علی نے اسے بتایا کہ وہ غائب ہو گئی ہے تو عبداللہ کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔ علی سے کہہ کر اس نے ہالا کا پتہ کروایا مگر وہ تو یوں غائب تھی جیسے کبھی اسکا وجود ہوں ہی نا۔۔۔۔۔۔ عبداللہ کی طبیعت میں بے چینی گھل گئی تھی۔۔۔ ہالا کہی نہیں تھی یہ سوچ اسے پاگل کیے ہوئے تھی

"ایک وقت ایسا آتا ہے جب محبت اپنا آپ منوالیتی ہے" ہالا کا کبھی کہا گیا جملہ اسکی سماعت سے ٹکرایا

ہالا کو ڈھونڈنے کی غرض سے وہ حسیب اور فریحہ کے ساتھ لاہور شفٹ ہو گیا تھا۔۔

اسکا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ یہی ہے اسی شہر میں۔۔۔۔۔۔

ایک دن اسے لگا جیسے اس نے ہالا کو دیکھا ہوں۔۔۔۔۔ اسنے پیچھا بھی کیا مگر کال پر جو خبر اسے سنائی گئی۔۔۔۔۔ اسکے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔۔ اسکا دوست اسکا بھائی جس کی شادی میں اسے شریک ہونا تھا، بھنگڑے ڈالنے تھے وہ نہیں رہا۔۔۔۔۔۔۔ عبداللہ مزید ڈیپریشن کا شکار ہو گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر اتنے عرصے میں اس نے ایک بار بھی سگرٹ کو ہاتھ نہیں لگایا۔۔۔۔۔۔۔ اسے صرف ہالا چاہیے تھی اور کچھ نہیں

ماضی کی فلم ختم ہوتے ہی دو موتی ٹوٹ کر اسکی آنکھوں سے بہہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے ہالا سے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔۔ مگر وہ کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔

"میں تمہارا اور اپنا فیصلہ قسمت پر چھوڑتا ہوں ہالا۔۔۔۔۔۔۔۔ اب جو بھی کرے گا وہی (اللہ) کرے گا۔۔۔۔۔ میرے بس میں اب کچھ نہیں"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پچھلے ایک ہفتے سے عبداللہ اسے کہی نظر نہیں آیا تھا ایک بے نام سی بے چینی اسکے دل کو لگی ہوئی تھی۔۔۔۔ تھکی ہاری وہ گھر اینٹر ہوئی تو گھر کا نقشہ ہی الٹ تھا۔۔۔۔۔ تمام نوکر بھاگ دوڑ رہے تھے جبکہ زکریہ آپا ہر ایک کے سر پر سوار کام نکلوا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپا یہ سب خیریت؟" ہالا نے حیرانگی سے پوچھا

"ہاں ہالا جلدی سے تیار ہو جاؤں مہمان آنے والے ہیں" زکریہ آپا مصروف لہجے میں بولی

"کونسے مہمان؟" ہالا نے سوال داغا

"ارے نیلم کے رشتے کے سلسلے میں۔۔۔۔۔۔۔ جاؤ تم جلدی سے تیار ہو جاؤں ڈنر کا وقت ہونے والا ہے وہ لوگ آتے ہوگے" زکریہ آپا کی بات پر سر اثبات میں ہلائے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ پنک کلر کا فراک زیب تن کیے اپنے کمرے سے باہر نکلی جبکہ سامنے بیٹھے مہمانوں کو دیکھ کر اسے دھچکا لگا

''عبداللہ!!'' اسکے لب پھڑ پھڑائے

''ارے ہالا آپی''فریحہ اٹھ کر اسکے پاس گئی اور اسکے گلے لگی

''فریحہ تم لوگ یہاں؟'' ہالا کو کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

''جی ہم۔۔۔۔ یو نو واٹ ہم نیلم باجی کے لیے رشتہ لیکر آئے ہیں حسیب بھائی کا'' فریحہ چہکی تو ہالا مسکرا دی۔۔۔۔ ایک خوبصورت مسکان۔۔۔۔۔ عبداللہ غور سے اسکی مسکراہٹ دیکھتا رہا۔۔۔۔ جب حسیب گلا کھنکھار کر اسے ہوش کی دنیا میں لایا

''اے اللہ یہ مسکراہٹ اور یہ شخص میرے نصیب میں لکھ دے'' عبداللہ کے دل سے دعا نکلی۔۔۔۔۔ جبکہ اسے دیکھ کر ہالا کی مسکراہٹ تھم گئی۔۔۔

اگلے کچھ دن کافی مصروف گزرے دونوں گھروں میں شادی کی تیاری عروج پر تھی۔۔۔۔۔

ہالا کی باقی سب بہنیں بھی آچکی تھی۔۔۔۔۔ ہر طرف افرا تفری تھی

''ہالا''زکریہ آپا نے اسے پکارا جو مایوں کا جوڑا لیے استری کرنے جا رہی تھی

''جی؟'' ہالا نے پوچھا

''بیٹا تھوڑی دیر میں فریحہ آئے گی نیلم کے برات کا جوڑا لینے جانا ہے اسے تو تم اسکے ساتھ چلی جانا'' زکریہ آپا نے اسے بتایا

''مگر آپا نیلم باجی کو خود نہیں جانا چاہیے'' ہالا نے حیرانگی سے پوچھا

''اسنے صاف انکار کر دیا ہے ویسے بھی اسے پارلر جانا ہے تو تم چلی جاؤں چندا'' زکریہ آپا نے جواب دیا

''اچھا چلے ٹھیک ہے میں تب تک یہ پریس کر لوں'' ہالا نے جواب دیا

''بی بی جی وہ نیلم بی بی کے سسرال سے آئے ہے وہ انتظار کر رہے ہے آپکا'' نوکر کے بتانے پر ہالا نے سر ہلایا

''ضرور فریحہ ہو گی'' ہالا سر ہلاتی کمرے میں بیگ لینے چلی گئی

''سوسوری لیٹ ہو گئی تمہیں انتظار کرنا پڑا'' بناسامنے دیکھا وہ تیزی میں کار کے پاس آکر بولی

''کوئی مسئلہ نہیں یہ انتظار مجھے صدیوں تک قبول ہے'' مردانہ بھاری آواز پر اسنے چونک کر سر اٹھایا تو عبداللہ کو کھڑا پایا

''آپ؟ وہ فریحہ؟'' ہالا کو سمجھ نہیں آیا

''ہاں وہ فریحہ کو کچھ کام تھا تو اس نے مجھے بھیج دیا۔۔۔۔ چلے؟'' عبداللہ کی بات پر ہالا نے لب بھینچے اور سر اثبات میں ہلاتی اسکی کار میں بیٹھ گیا۔۔

پورا راستہ خاموشی میں گزرا تھا نا ہالا نے کوئی بات کی اور نا ہی عبداللہ نے بات کرنے کی کوشش کی۔۔۔ نیلم کا ڈریس لیکر وہ دونوں واپس آرہے تھے جب راستے میں ہی عبداللہ کی گاڑی کا ٹائر پنکچر

ہو گیا۔۔۔۔ لیکن یہ ان کی خوش نصیبی تھی کہ گھر پاس ہی تھا۔۔۔۔ صرف بیس منٹ میں وہ پیدل گھر پہنچ سکتے تھے

"کیا ہوا؟" ہالا نے حیرت سے اسے پوچھا جو ٹائر دیکھ کر اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔۔۔۔

"ٹائر پنکچر ہو گیا ہے" عبداللہ نے جواب دیا

"تو اب؟" ہالا نے سوال کیا

"اب یہ کہ گھر بیس منٹ کے واکنگ ڈسٹینس پر ہے اگر ہم چل کر جائے تو۔۔۔" عبداللہ نے بات ادھوری چھوڑ دی

"ٹھیک ہے" ہالا کو تجویز بری نہیں لگی تھی۔۔۔۔

وہ دونوں خاموشی سے ساتھ چلنا شروع ہو گئے۔۔۔ عبداللہ اور ہالا میں تھوڑی دوری تھی مگر دیکھنے والے کو یہی لگتا کہ وہ ساتھ ساتھ ہے

آج پورا دن اسکا عبداللہ کیساتھ گزرا تھا اور ایسے میں ایک بار بھی ہالا نے اسے سگریٹ پیتے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ یہ سوال کرنا چاہتی تھی مگر کس حق سے یہی بات اسے روکے ہوئے تھی

"تمہیں کچھ پوچھنا ہے؟" عبداللہ نے اس سے سوال کیا جس پر ہالا گڑبڑا گئی

"ہاں؟۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں مجھے کیا پوچھنا ہے" نظریں نیچی کیے وہ بڑبڑائی تو عبداللہ مسکرا دیا

دو منٹ کی خاموشی کے بعد ہالا کی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی

''سیگرٹ نہیں پیتے اب آپ؟" اسکی آواز میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا

'' نہیں" اسکے ساتھ چلتا وہ بس اتنا ہی بولا

'' کیوں؟" ہالانہ حیرت سے اسے دیکھا'

" چھوڑ دی" وہ اسکے ساتھ قدم ملاتے بولا

''کیوں چھوڑ دی؟" اب کی بار آواز میں جھنجھلاہٹ واضع تھی

وہ ایک پل کو رکا اور مڑ کر اسکے سامنے آکھڑا ہوا

''کیونکہ اب کی بار تمہیں نہیں چھوڑ سکتا" اسکی آنکھوں میں دیکھے وہ اتنے جذب سے بولا کہ ایک پل کو ہالا کا دل چاہا وہ سب کچھ بھول جائے

''کیا بات کر سکتے ہیں صرف دو منٹ؟'' عبداللہ کی التجا پر آج ہالا نے اسے اجازت دے دی تھی

''سامنے پارک میں بیٹھ کر کر لے؟'' عبداللہ کی بات پر ہالا نے ایک بار پھر سر ہاں میں ہلا دیا

وہ دونوں اس وقت بینچ پر زرا سے فاصلے پر بیٹھے تھے

''سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے شروع سے ہی لفظ محبت سے نفرت تھی۔۔۔۔۔ میں نہیں مانتا تھا محبت کو۔۔۔۔ لڑکیوں کی محبت ہمیشہ فراڈ لگتی تھی مجھے۔۔۔۔۔۔۔سب کو لگتا تھا کہ شائد وجہ میری وہ ٹویشن والی آپی ہے جو اپنی شادی سے بھاگ گئی یا پھر میری کلاس فیلو تھی جس نے گھر سٹڈی کے بہانے بلا کر مجھ پر اسے ہراساں کرنے کا الزام

لگایا۔۔۔ مگر وجہ کچھ اور تھی۔۔۔۔۔۔ میری ماں۔۔۔۔۔ میری ماں وجہ تھی ان سب کی۔۔۔۔۔۔ میں حسیب بھائی کا سگا بھائی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ میرے بابا ڈیڈ کے آفس میں ایک ورکر تھے۔۔۔۔۔۔۔ایک دن ڈیڈ کو انکی وجہ سے کوئی بڑا پروجیکٹ حاصل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔اسی لیے انہوں نے ہماری فیملی کو ڈنر پر بلایا تھا۔۔۔۔۔ ڈیڈ کے کچھ بزنس حریف کو انکی کامیابی ہضم نہیں ہوئی تو انہوں نے ڈیڈ پر حملہ کروایا۔۔۔۔۔۔ جس کے نتیجے میں میرے بابا اور ڈیڈ کی وائف، حسیب بھائی کی مام کی ڈیتھ ہو گئی۔۔۔۔۔ ماما کی عدت پوری ہوئی تو ہمیں میرے تایا نے گھر سے نکال دیا۔۔۔ وہ کسی کا بوجھ اپنے سر نہیں لینا چاہتے تھے۔۔۔ انہی دنوں ماما نے ڈیڈ سے کانٹیکٹ کیا مدد کے لیے تو انہوں نے ماما کو شادی کا پیغام دیا۔۔۔۔۔ اور اس بات کا وعدہ بھی کیا کہ وہ میری پوری ذمہ داری لے گے۔۔۔۔۔ ماما راضی نہیں تھی مگر ممانیوں کے طعنے۔۔۔ اسی لیے ماما نے ہاں کر دی۔۔۔۔۔ سب کچھ بہت اچھا چل رہا تھا۔۔۔۔ مجھے ایک فیملی مل گئی تھی۔۔۔۔۔۔ پھر ہماری فیملی میں فریحہ آئی اور ہماری فیملی کمپلیٹ ہو گئی۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔۔۔ ڈیڈ کے ایک دوست جو کہ پروڈیوسر تھے انہیں ماما کی خوبصورتی بھا گئی۔۔۔۔ وہ انہیں ڈرامہ میں کاسٹ کرنا چاہتے تھے مگر ڈیڈ اسکے سخت خلاف تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈیڈ کے دوست نے ماما کو ورغلانا شروع کر دیا۔۔۔۔ ماما اور ڈیڈ کی عمر میں پندرہ سال کا فرق تھا اور اسی بات کا احساس اس نے ماما کو دلوایا۔۔۔۔۔۔ آہستہ آہستہ وہ بدلنا شروع ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ ہمیں ٹائم نہیں دیتی۔۔۔۔۔ ہمارے ساتھ نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔ انہوں نے پارٹیز میں جانا شروع کر دیا۔۔۔۔۔ ڈیڈ نے ماما کو بہت بار سمجھایا مگر وہ نہیں مانی اور آخر میں طلاق کی ڈیمانڈ کی۔۔۔۔۔۔ اس چیز نے ڈیڈ کو اندر سے توڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔ انہوں نے منت کی ۔۔۔۔۔ واسطے دیے۔۔۔۔ مگر ماما اس وقت غرور میں تھی۔۔۔۔۔ وہ ڈیڈ کی محبت بھول گئی تھی۔۔۔۔ انہی دنوں میں سے ایک ایسا دن بھی آیا۔۔۔۔۔۔

حسیب بھائی تب اپنے دوستوں کیساتھ انٹرنشپ کے لیے دوسرے شہر گئے تھے جبکہ فریحہ کا مری کا ٹرپ تھا۔۔۔۔۔۔ میں کالج سے گھر آیا جب چیخنے چلانے کی آوازیں سنائی دی۔۔۔۔۔۔ ماما اپنا سامان اٹھائے نیچے آرہی تھی جبکہ ڈیڈ انہیں روک رہے تھے مگر انہوں نے ایک بار بھی سنا نہیں۔۔۔۔۔۔ ڈیڈ نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور اسی ہاتھا پائی میں ماما نے ڈیڈ کو دھکا دیا اور وہ سیڑھیوں سے نیچے آگرے۔۔۔۔۔۔ وہ بلکل میرے قدموں میں گرے تھے ہالا۔۔۔۔ انکا پورا چہرہ خون سے بھیگا ہوا تھا" وہ ہالا کی طرف دیکھ کر بولا

"ڈیڈ!!" اٹھارا سال کا عبداللہ انکی جانب بھاگا

"ڈیڈ آنکھیں کھولے ڈیڈ" عبداللہ نے انہیں ہلایا۔۔۔۔ جبکہ شازیہ سیڑھیوں پر سن کھڑی تھی

"ڈرائیور۔۔۔ ڈرائیور انکل جلدی آئے" ڈرائیور کے آتے ہی عبداللہ نے انہیں اٹھایا اور ہاسپٹل بھاگا

"سوری بٹ ہی از نو مور آپ نے دیر کردی" ڈاکٹر کے الفاظ تھے کہ کیا۔۔۔۔۔ عبداللہ وہی زمین پر گر گیا اور دھاڑے مار مار کر رونا شروع ہوگیا

حسیب اور فریحہ دونوں ارجنٹلی واپس آئے تھے۔۔۔۔۔ پورے خاندان میں کہرام مچا تھا۔۔۔۔ جبکہ شازیہ۔۔۔۔۔ وہ تو بلکل چپ تھی۔۔۔۔ یہ کیا کردیا انہوں نے۔۔۔۔ خود اپنے ہاتھوں سے اپنا سہاگ اجاڑ دیا۔۔۔۔۔ عبداللہ ان سے ایک بار بھی نہیں ملا تھا۔۔۔۔ عدت ختم ہوگئی تھی مگر شازیہ ابھی تک عبداللہ سے نہیں ملی تھا، نا عبداللہ کا ان سے کوئی سامنا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔ حسیب اور فریحہ تو ان سے ملتے، ان کے پاس بیٹھتے۔۔۔۔۔۔ اب شازیہ کو احساس ہوا تھا کہ اپنی خود غرضی اپنے، غرور

میں انہوں نے کیا کیا کھو دیا تھا۔۔۔۔۔۔ عبداللہ نے حسیب کو سب کچھ سچ بتادیا تھا، سچ تو شازیہ نے بھی حسیب کو بتادیا تھا اور اب انہیں اپنی سزا کا انتظار تھا مگر حسیب نے سزا پر معافی کو ترجیح دی اور اسی بات پر عبداللہ نے گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا۔۔۔ فریحہ ان سب باتوں سے لاعلم تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

عبداللہ بھی اسلام آباد چھوڑ کر لاہور آگیا تھا اور اسکی فیملی کے بارے میں یہاں ہر کوئی لاعلم تھا۔۔۔۔

"محبت پر کبھی یقین نہیں رہا مجھے۔۔۔ ہالا۔۔۔۔ محبت ایسی تو نہیں ہوتی۔۔۔۔۔ بتاؤں کیا ایسی ہوتی ہے؟" عبداللہ نے ہالا سے سوال کیا جبکہ وہ لاجواب تھی

"مجھے بتاؤں میں کیا کرتا۔۔۔کیسے یقین کرلیتا۔۔۔۔ تمہارے ساتھ جو کیا وہ غلط تھا مگر جو میرے ساتھ ہوا سہی وہ بھی نہیں تھا"

"تو کیا۔۔۔آپ نے مجھ سے بدلا لیا؟ میں نے۔۔۔۔ میں نے کیا بگاڑا تھا" ہالا نے نم آنکھوں سے پوچھا

"جانتا ہوں اسی لیے معافی کا طلب گار ہوں۔۔۔۔۔۔۔ معاف کر دوں" اسکے دونوں ہاتھ تھامے وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا

ہالا چند پل اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ کتنا بدل گیا تھا وہ کتنا کمزور سا لگ رہا تھا

"گھر چلے دیر ہو رہی ہے" اچانک اسکے ہاتھوں سے ہاتھ کھینچے وہ اپنی جگہ سے اٹھتی بولی۔۔۔۔ عبداللہ نے لمبی سانس خارج کی

"چلو" عبداللہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا

مہندی کا فنکشن کمبائن رکھا گیا۔۔۔ تمام مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔۔ نیلم کو لا کر حسیب کے برابر بٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔رسموں کی ادائیگی شروع ہو گئی تھی

ہالا رسم ادا کرنے کے بعد سب سے دور کھڑی عبداللہ کو دیکھ رہی تھی جو کسی لڑکی سے مسکراہ کر بات کر رہا تھا۔ ہالا کو تکلیف ہوئی تھی

"وہ سروج ہے میری بیوی" اسے اپنے ساتھ سے آواز آئی۔۔۔ ہالا نے ایک آئی برو اچکائے اسے دیکھا۔۔ جیسے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ بھئی تم کون ہوں

"اوہ!!! میں موسی۔۔۔۔۔۔ موسی علی زماد۔۔۔۔۔ اور وہ سویٹ اور بیوٹیفل لیڈی وائف ہے میری۔۔۔۔ ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے میں بھی بلکل تمہارے جیسا فیل کر رہا تھا" موسی مسکرا کر بولا

"کیسی فیلنگ؟" ہالاے حیرت سے پوچھا

"جیلس۔۔۔۔ میں اپنی بیوی کو اس انسان کیساتھ دیکھ کر جیلس فیل کر رہا تھا" موسی نے دوبارہ جواب دیا

"بائے داوے فکر مت کروں وہ تمہارا ہے" موسی اسکی جانب دیکھتے بولا

"کون؟" ہالا چونکی

"وہی جسے میری بیوی کیساتھ دیکھ کر تم جیلس ہو رہی تھی"

''میں جیلس نہیں ہوں'' ہالا نے سر نفی میں ہلایا

''اور میں بے وقوف نہیں ہوں'' موسی ہنستے بولا

''وہ آپ کی بیوی سے فلرٹ کر رہا ہو گا'' ہالا نے اسے غصہ دلانا چاہا

''نہیں وہ اسکا احترام کرے گا''

''آپ کو کیسے معلوم؟'' ہالا حیران ہوئی

''عمیر کو جانتی ہوں تم؟'' موسی نے سوال کیا تو ہالا نے سر اثبات میں ہلا دیا

''وہ میری بیوی سے پہلے عمیر کی منکوحہ رہ چکی ہے۔۔۔۔انکی مایوں والے دن عمیر کی کار ایکسیڈینٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی'' موسی نے اسے بتایا تو ہالا نے اسے لڑکی کو غور سے دیکھا جو نفیس سی مسکان لیے اب زکریہ آپا سے مل رہی تھی

''ویسے جن سے محبت ہوں ان پر شک نہیں کرتے۔۔۔۔۔ محبت تو اعتماد اور بھروسے کا دوسرا نام ہے'' موسی اسکے پاس جھکتا بولا

''اور اگر آپ کا وہی اعتماد توڑ دیا جائے۔۔۔'' ہالا نے برجستہ سوال کیا

''تو موو آن کرے'' موسی نے کندھے اچکائے

''کوشش جارہی ہے مگر لاحاصل'' ہالا نے جواب دیا

''کتنے سالوں سے کوشش کر رہی ہوں؟'' موسی نے سوال کیا

"ڈیڑھ سال سے" ہالا نے جواب دیا

"بس !! یہاں تو لوگوں کو سالوں لگ جاتے ہیں موو آن کرنے پر اور تم صرف ڈیڑھ سال کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔"

"مگر میں کیا کروں؟ میں چاہے جو مرضی کرلوں اسے بھول نہیں سکتی"

"کیا وہ تمہیں بھول گیا ہے؟" موسی کے سوال پر سر نفی میں ہلا

"نہیں وہ شرمندہ ہے معافی چاہتا ہے۔۔۔۔اور موقع بھی" ہالا نے جواب دیا

"اور تم کیا چاہتی ہوں؟"

"پتا نہیں" ہالا نے کندھے اچکائے

"میں بتاؤں تمہیں کیا کرنا چاہیے" موسی اسکی جانب دیکھتے بولا

NOVEL IN URDU

"کیا؟" ہالا نے فورا پوچھا

"اسے موقع دوں، مگر بھروسہ نہیں۔۔۔۔۔۔اسے موقع دوں کہ وہ تمہارا بھروسہ جیتے"

"اور اگر پھر سے توڑ دیا میرا بھروسہ؟" ہالا کے پاس ایک اور سوال تھا

"تو وہ تمہارا نصیب اس سے زیادہ میرے پاس گیان نہیں" ہنس کر بولتا موسی وہاں سے چلا گیا

موسی تو وہاں سے چلا گیا مگر ہالا کو پھر سے الجھا گیا۔۔۔

"ارے آپا بتائے تو سہی ہم نیلم باجی کے گھر اتنا سب کچھ کیوں لیکر جارہے ہیں کیا کوئی تہوار ہے؟"

ہالا نے مسکراتے ہوئے مائز کو دیکھ کر زکریہ آپا سے پوچھا

"ہاں بھی خوشی کی ہی خبر ہے۔۔۔۔۔ فریحہ کے لیے مائز کا رشتہ مانگنے جارہے ہیں ہم" زکریہ آپا مسکراتے بولی

"سچی میں" ہالا چہکی

"مچی میں" زکریہ آپا مسکرا کر بولی

فریحہ کو انگوٹھی پہنا دی گئی تھی جب مائز سب سے اجازت لیکر اس سے ملنے گیا تھا۔۔۔۔ سب اپنی اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔۔ عبداللہ گھر نہیں تھا۔۔۔۔ ہالا بور ہوتی باہر گارڈن میں آگئی اور وہی بینچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔ آس پاس نظریں دوڑائے اسے گیلری نظر آئی۔۔۔ ہالا کے قدم اس جانب بڑھے۔۔۔۔ وہ اندر داخل ہوئی تو اسے مختلف پینٹنگز نظر آئی۔۔۔۔ جبکہ بیچ میں ہی اسکی اور عبداللہ کی ایک پینٹنگ تھی جس میں وہ بینچ پر بیٹھی تھی اور عبداللہ نے اسکے دونوں ہاتھ تھامے تھے۔۔۔۔ جبکہ پینٹنگ کے آخر میں بڑا سا سوری لکھا تھا

"سوری" ہالا بڑبڑائی

"سوری" عبداللہ جو ابھی ابھی آفس سے آیا تھا ہالا کو یہاں آتے دیکھ چکا تھا اسی لیے اسکے پیچھے چلا آیا

"سوری پلیز" عبداللہ کا لہجہ منت بھرہ تھا

"نہیں" ہالا ضدی بچے کی طرح سر نفی میں ہلائے بولی

"کیوں؟" عبداللہ نے مسکرا کر پوچھا

"اگر پھر سے اعتبار توڑا؟" ہالا نے خدشہ ظاہر کر دیا

"تو گولی سے اڑا دینا" عبداللہ نے آئیڈیا دیا

"وہ تو ٹھیک ہے مگر مجھے گولی چلانا نہیں آتا" ہالا نے جواز پیش کیا

"تو تم واقعی چلانے کا ارادہ رکھتی تھی؟" عبداللہ نے حیرت سے پوچھا

"ہاں" اسنے جھٹ سر ہلایا

"تو معافی سمجھوں؟" عبداللہ نے ابرو اچکائے پوچھا

"ہمم" ہالا نے سر اثبات میں ہلایا

"موقع دوں گی مجھے؟" عبداللہ نے دونوں ہاتھ تھامے

"ہاں مگر وعدہ کریں کہ اس بار چھوڑوں گے نہیں" ہالا کے لہجے میں درخواست تھی

"بلکل بھی نہیں" اسکے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکراتے وہ بولا تو ہالا مسکراہ دی

''رشتہ پکا سمجھو؟'' دروازے سے ٹیک لگائے نیلم نے پر سکون لہجے میں پوچھا تو ہالا فوراً عبداللہ سے دور ہوئی

''ہاں پکا سمجھے'' عبداللہ ہالا کو نظروں میں رکھے بولا

''تو آپا سے منگنی کی بات کرلوں'' نیلم مسکرائی

''منگنی کیوں؟ شادی کی کرے بس بہت صبر کرلیا اور نہیں'' عبداللہ شوخ ہوا تو ہالا نے اسے گھورا

''صرف موقع دیا ہے بھروسہ نہیں'' ہالا گھور کر بولی

''کوئی بات نہیں بھروسہ بھی جیت لوں گا۔۔۔۔۔ایک بار پناہوں میں تو آجاؤں'' عبداللہ نے اسکے کان میں سرگوشی کی تو ہالا کے گال دہک اٹھے

''اوہوں۔۔۔اوہوں۔۔۔۔میں یہی ہوں ابھی'' نیلم گلا کھنکھار کر بولی

''پھر تو آپ کو چاہیے کہ آپ فوراً واپس چلی جائے۔۔۔۔۔اور ہمیں اکیلے کچھ موقع دے'' عبداللہ ہالا کو آنکھ مارتے بولا

''بدتمیز'' ہالا عبداللہ کو دھکا دیتے وہاں سے بھاگی تو عبداللہ کا قہقہ گونج اٹھا

نیلم نے ان دونوں کو یوں دیکھا تو انکی دائمی خوشیوں کے لیے دعا مانگی

ختم شد۔۔۔

NOVEL IN URDU